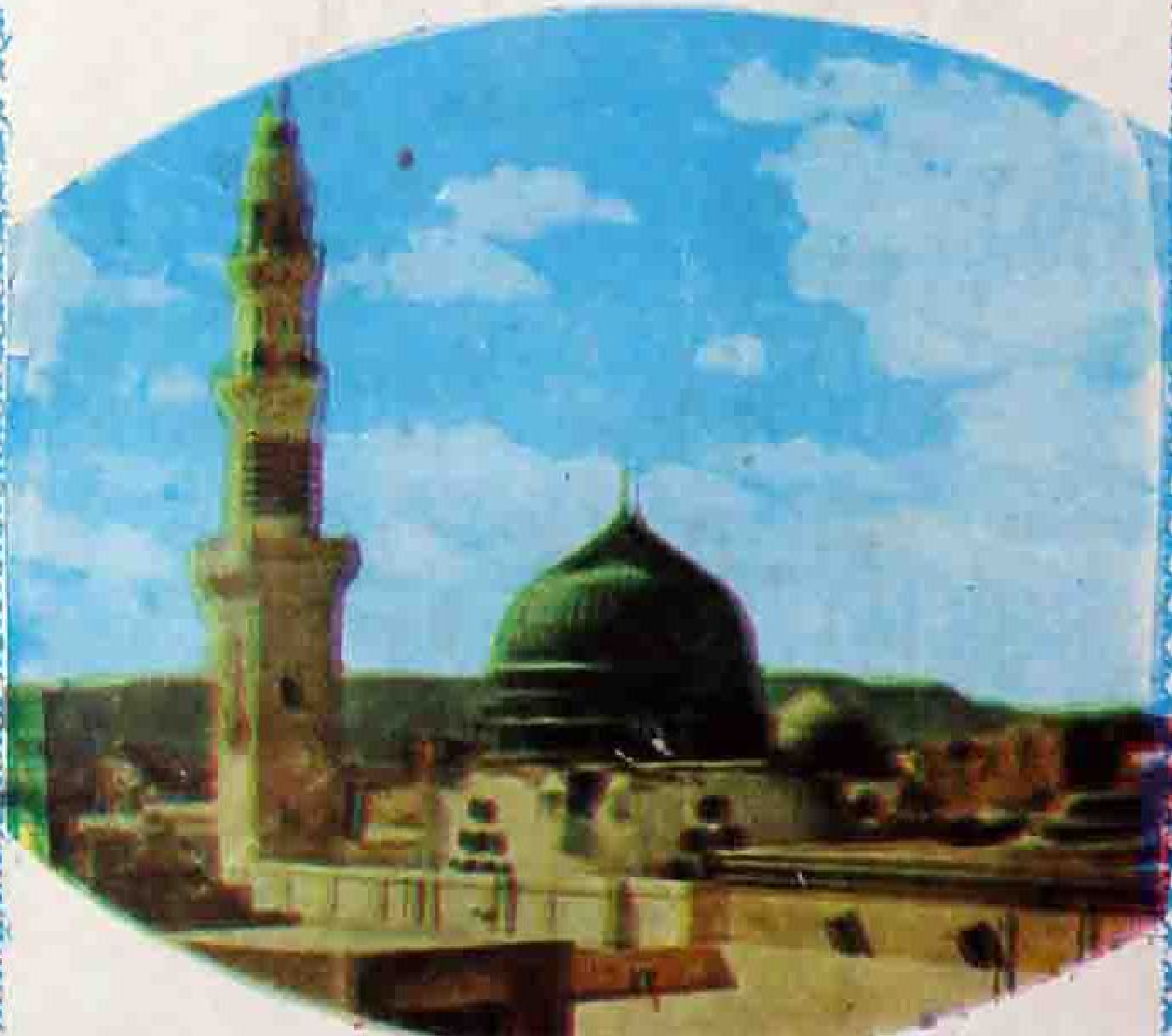
المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از

علامہ ابن جوزی محدثؒ



بزمِ میلاد النبیؐ اریگیشن سکریٹریٹ پرانی انارکلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا

در ذکر ولادت باسعادت سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بَيَانُ الْمِيلَادِ النَّبَوِيِّ

لِلْمُحَدِّثِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ

یعنی از تصنیف

علامہ ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (لکاکاخیل)

ناشر

بزم میلاد النبیؐ، اریگیشن سیکرٹریٹ پرانی انارکلی لاہور

بار سوئم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَبْرَزَ مِنْ غُرَّةِ عَرُوْسِ الْحَضْرَةِ
صُبْحًا مُسْتَنِيْرًا وَاَطْلَعَ فِيْ اَفْلَاكِ الْكَمَالِ مِنْ
بُرُوْجِ الْجَمَالِ شَمْسًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا وَاَخْرَجَ مِنْ
جَدَاوِلِ اَشْجَارِ الْفُتْرَةِ ثَمَرَ النُّبُوَّةِ وَلَمْ يَجْعَلْ
لَهٗ لِلْعَالَمِيْنَ نَظِيْرًا، رَفَعَ رَايَاتِ الْاَبَدِيَّةِ
بِظُهُوْرِ الدَّوْلَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَمَنْ سَارَ تَحْتَهَا
كَانَ مُؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا، وَكَمَّلَ السُّعُوْدَ بِاَشْرَفِ
مَوْلُوْدٍ حَوَى شَرَفًا وَّفَضْلًا غَزِيْرًا وَاَخَذَ لَهُ
الْعُهُوْدَ عَلٰى سَائِرِ مَخْلُوْقَاتِ الْوُجُوْدِ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَ
تَوْقِيْرًا فَسُبْحَانَ مَنْ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ تَصْوِيْرَهٗ وَ
صَانَهٗ مِنَ الرِّجْسِ وَحَمَاهُ مِنَ الدَّنَسِ وَطَهَّرَهٗ
تَطْهِيْرًا وَاخْتَارَ بِجَلَالِ كَمَالِ طَلْعَتِهٖ مِنَ
الْاُمَّهَاتِ بُطُوْنًا كَمَا اخْتَارَ لِدُرَّةِ بَهْجَتِهٖ
مِنَ الْاٰبَاۤءِ ظُهُوْرًا وَجَعَلَهَا لِصَوْنِ صَدَفَةِ
جَوْهَرَةِ نَفْسِهِ النَّفِيْسَةِ الزَّكِيَّةِ بُحُوْرًا وَ
نَقَلَهٗ اِلٰى اَصْلَابِ الْاَنْبِيَاۤءِ فَغَدَا كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ اِلٰى رَبِّهٖ مُسْتَجِيْرًا فَاٰدَمُ تِيْبَ عَلَيْهِ
وَاِدْرِيْسُ بِسَبَبِهٖ رَفَعَهٗ اِلَيْهِ وَنُوْحٌ بِهٖ فِي
الْفُلْكِ تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِي الدُّعَاۤءِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيْلُ بِهٖ تَشَفَّعَ وَاَيُّوْبُ بِهٖ تَضَرَّعَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد وستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شان احدیت کے پرتوِ جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انوار سے کمال کے آسمانوں پر منور چاند وسورج تاباں فرمائے اور شجاعت وبسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سارے جہاں میں کوئی نظیر ومثیل نہیں۔ اور سطوت وہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور ومظفر رہا اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم ومشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے لئے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم وتوقیر کا پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل وغش سے بچایا اور انہیں خوب خوب پاک وستھرا بنایا اور انکی جلالت والی طلعت کمال کیلئے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا جس طرح انکے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا اور ان اصلاب کو انکے نفیس وپاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنیوالے دریا قرار دیئے پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کے صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور داس نور محمدی سے توسل کرکے پناہ مانگتے رہے چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریسؑ کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا اور حضرت نوحؑ نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونسؑ

وَمُوسٰى اَعْلَمَ قَوْمَهُ بِمَكَانِهِ وَسَأَلَ رَبَّهُ
اَنْ يَكُونَ مِنْ اُمَّتِهِ وَلَهُ وَزِيرًا وَعِيسٰى
بِوُجُودِهِ وَطَلَبَ الْمُهْلَةَ اِلٰى اَوَانِ وُرُودِهِ اَرَادَ اَنْ
يَكُونَ لَهُ نَصِيرًا اَلْاَحْبَارُ بِهِ اَخْبَرَتْ
وَالرُّهْبَانُ بِظُهُورِهِ بَشَّرَتْ وَالْهَوَاتِفُ بِذِكْرِهِ
هَتَفَتْ وَالْجِنُّ بِرِسَالَاتِهِ اٰمَنَتْ وَالْاٰيَاتُ
بِاسْمِهِ نَطَقَتْ وَالْاَسِرَّةُ بِمُلُوكِهَا تَزَلْزَلَتْ
وَبُحَيْرَةُ سَاوَةَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ غَارَتْ وَفَاضَ
وَادِيْ سَاوَةَ وَكَمْ مِنْ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ
وَانْشَقَّ اِيوَانُ كِسْرٰى وَشُرُفَاتُهُ تَنَاثَرَتْ وَ
مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ تَبَاشَرَتْ وَالسَّمَاءُ
بِنُورِهَا حُرِسَتْ وَالشُّهُبُ الثَّوَاقِبُ لِمُسْتَرِقِ
السَّمْعِ رُجِمَتْ وَاِبْلِيسُ نَادٰى عَلٰى نَفْسِهِ يَا وَيْلًا
وَثُبُورًا وَوَضَعَتْهُ اُمُّهُ اٰمِنَةُ مَخْتُونًا مَكْحُولًا
مُطَيَّبًا مَسْرُورًا وَهُوَ سَاجِدٌ عِنْدَ وَضْعِهِ رَافِعًا
بِاُصْبُعِهِ اِلَى السَّمَاءِ مُشِيرًا وَحَمَلَهُ جِبْرِيلُ
وَتَبَرَّكَ بِهِ اِسْرَافِيلُ وَحَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ
بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَكُلٌّ اَصْبَحَ بِجَمَالِ طَلْعَتِهِ
فَرِحًا مَسْرُورًا وَرَقَصَ الْكَوْنُ فَرَحًا وَمَاجَ
مَرَحًا وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ لَيْلَةَ مِيلَادِهِ وَتَجَلَّى الْحَقُّ
عَلٰى عِبَادِهِ وَجَبَرَ كَسِيرًا وَاَغْنٰى فَقِيرًا وَشَرَّفَ

نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں کے واسطے سے تفرع وزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو انہیں کی منزلت اور مرتبت سے روشناس کرایا۔ اور انہوں نے رب سے دعا مانگی کہ میں انکا وزیر اور امتی بنوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کے وجود باجود کی بشارت دی اور آپکی تشریف آوری کے زمانہ تک قائم (زندہ) رہنے کی مہلت کی استدعا کی اور درخواست کی کہ میں آپ کا معاون ومددگار بنوں۔
علمائے یہود یعنی احبار نے آپکی تشریف آوری کی خبریں دیں اور اہل کتاب کے عابدوں اور راہبوں نے (پیشتر سے) آپکے ظہور و سراپا سرور کی بشارتیں دیں اور غیبی ہاتفوں نے آپکے ذکر مبارک، ولادت باسعادت کی منادی کی۔ اور جنات آپکی نبوت و رسالت پر ایمان لائے اور رب تعالےٰ کی نشانیاں آپکے اسم گرامی سے ناطق ہوئیں اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپکی ولادت کیوقت خشک ہوگیا اور دریائے ساوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہوگیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگے۔ شاہ فارس کا محل پھٹ گیا اور اسکے کنگرے گر پڑے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپکے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین وجنات) کو سنگسار کیا ۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یاویلا ثبورا اے میری خرابی اے میری تباہی کا شور مچایا۔ اور آپکی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضؓ نے آپکو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا خوشبو میں بسا ہوا اور خوش وخرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپکی یہ حالت تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کیطرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپکو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر وتہلیل کے ساتھ آپکو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپکے حسن وجمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوشی

بِمَحَاسِنِ اَوْصَافِهٖ تَوْرٰىةً وَّاِنْجِيْلًا وَّ
فُرْقَانًا وَّزَبُوْرًا وَّنَادَى الْمُنَادِيْ قَدْ وُلِدَ
الْحَبِيْبُ الْهَادِيُّ الَّذِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ
مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَّ
ضَاعَفَ لَهٗ اُجُوْرًا وَّنَادَى الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ صُبْحُ الْهُدٰى
مَلَاَ الْوُجُوْدَ سُرُوْرًا لَمَّا بَدَا وَجْهُ
الْحَبِيْبِ مُنِيْرًا ۔ طَلَعْتَ يَا شَهْرَ الرَّبِيْعِ
مُشَرَّفًا بَدْرًا يَفُوْقُ مَعَ الْجَمَالِ بُدُوْرًا ۔
وَاَتَى النَّسِيْمُ مُعَطَّرًا وَّمُبَشِّرًا ۔ بِقُدُوْمِ اَحْمَدَ
لِلْاَنَامِ نَذِيْرًا ۔ لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِيْبِ
تَهَلَّلَتْ ۔ كُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكُوْرًا ۔
وَالْحُوْرُ فِيْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ وَقَضَتْ
بِمِيْلَادِ الْبَشِيْرِ نُذُوْرًا ۔ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ
ذِكْرُهٗ مُتَوَاتِرٌ ۔ اَنْ سَوْفَ يَظْهَرُ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا ۔ اَحْبَارُ اَخْيَارِ الْكِتَابِ
تَظَاهَرَتْ ۔ وَلَقَدْ اَبَانَ بِسِرِّ ذَاكَ
بَحِيْرًا ۔ اَللّٰهُ شَرَّفَ اَحْمَدَ اَذْكَرَ اِسْمَهٗ ۔
وَحَبَاهُ فَضْلًا فِي الْاَنَامِ كَثِيْرًا ۔ هُوَ
سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ حَقًّا لَا يُرٰى ۔

ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت وانبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت
عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ ان کی
شکستہ دلی کو دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپکے اوصاف حسنہ سے توریت وانجیل
اور فرقان وزبور کو مشرف فرمایا اور پکارنے والے نے پکارا کہ بلاشبہ
اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو خوب ہدایت کرنیوالا ہے جس نے آپ
پر ایک مرتبہ درود وسلام پڑھا، اللہ تعالےٰ نے اس کے بدلہ میں اس
پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر وثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی
اعلیٰ یعنی ذات باری تعالےٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاضر وناظر)
بشارت دینے والا اور ڈرسنانے والا رسول بھیجا۔ ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی
سے بھر دیا جب حبیب خدا کے نورانی چہرہ نے ظہور فرمایا اے ماہ ربیع الاوّل تو نے
ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا جو اپنے حسن وجمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے۔
نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے والے اور ڈرسنانیوالے
احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دی جیب خدا کے چہرہ انور نے جب ظہور فرمایا
تو روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہو گیا۔ جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں
منائیں اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گذاریں ہر زمانہ میں آپکی
ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں کہ بہت جلد آپ ہادی وناصر بنکر ظہور فرمانے
والے ہیں۔ کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہے اور بلاشبہ
اہل کتاب کے نیک علماء نے بھی اس مخفی خزانہ کی خبر دی۔

اللہ تعالےٰ نے احمد مجتبیٰ صلعم کے نام کے ذکر کو مشرف
فرمایا اور آپ کو سارے جہاں میں بزرگی عطا فرمائی۔

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جنکا

أَبَدًا لَهُ وَالْعَالَمِيْنَ نَظِيْرًا لَمَّا تَشَفَّعَ آدَمُ
بِمُحَمَّدٍ غَفَرَ الْإِلٰهُ لَهُ وَكَانَ غَفُوْرًا.
وَكَذَاكَ نُوْحٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَدْ نَجَا.
مِنْ يُمْنِهٖ فَاسْأَلْ بِذَاكَ خَبِيْرًا. لَوْلَاهُ
زَادَتْ فِي الْوُقُوْدِ سَعِيْرًا. لَوْلَاهُ مَا خُلِقَ
الْوُجُوْدُ بِأَسْرِهٖ. هٰذَا الْفَخَارُ وَلَا أَقُوْلُ
نُكَيْرًا. بُشْرٰى لَكُمْ يَا أُمَّةَ الْهَادِيْ بِهٖ.
يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَنَّةً وَّحَرِيْرًا. فُضِّلْتُمْ
حَقًّا بِأَشْرَفِ مُرْسَلٍ. خَيْرِ الْبَرِيَّةِ.
بَادِيًا وَّحُضُوْرًا. صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ رَبِّيْ
دَائِمًا. مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَزَادَ كَثِيْرًا
قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا أَيْ شَاهِدًا لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِيْغِ
وَمُبَشِّرًا لِمَنْ اٰمَنَ بِالْجَنَّةِ وَنَذِيْرًا
لِمَنْ كَذَّبَ بِالنَّارِ. قَوْلُهٗ تَعَالٰى شَاهِدًا
عَلَى الْعَامَّةِ وَمُبَشِّرًا بِالْكَرَامَةِ وَ
نَذِيْرًا لِلْغَرَامَةِ وَدَاعِيًا لِلسَّلَامَةِ وَ
سِرَاجًا مُّنِيْرًا لِأَهْلِ الْاِسْتِقَامَةِ.
قَوْلُهٗ تَعَالٰى إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
أَيْ شَاهِدًا لِلْأَنْبِيَاءِ وَمُبَشِّرًا لِلْأَوْلِيَاءِ
وَنَذِيْرًا لِلْأَشْقِيَاءِ وَدَاعِيًا لِلْأَتْقِيَاءِ وَ

دونوں جہاں میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا جب آدمؑ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخش دیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ اسی طرح آپ کے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں طوفان سے نجات پائی تم کسی بھی باخبر سے دریافت کر لو۔ حضرت خلیل کیلئے نارِ نمرود، حضورؐ ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔ اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا ایسی ہدایت کرنیوالے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔ تم بجا طور پر افضل الرسول کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ میرا رب، اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جب تک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائے۔

(اللہ تعالےٰ کا ارشاد اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا، اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کیلئے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

شاہداً اسے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشراً سے کرامت و بزرگی کی بشارت دینے والا اور نذیراً اسے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیاً سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً و منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لئے آپ روشن چراغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختوں کو ڈرسنانے والا اور داعیاً یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجاً منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے

سِرَاجًا مُّنِيْرًا بِلَا صُفِيَاءِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا
عَلَی الشُّهُوْدِ وَ مُبَشِّرًا لِاَهْلِ السُّجُوْدِ وَ
نَذِیْرًا لِاَهْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِیًا اِلَی
الْمَعْبُوْدِ وَ سِرَاجًا مُنِیْرًا عَلَی الصِّرَاطِ
یَوْمَ الْوُرُوْدِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی شَاهِدًا
اَیْ شَاهِدًا لِلْعَابِدِیْنَ وَ مُبَشِّرًا
لِلْمُوَحِّدِیْنَ وَ نَذِیْرًا لِلْجَاحِدِیْنَ
وَدَاعِیًا لِلْمُرِیْدِیْنَ وَ سِرَاجًا مُنِیْرًا
لِلْوَاجِدِیْنَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ اَیْ بَعَثْنَاکَ
شَاهِدًا لَنَا وَ مُبَشِّرًا مِنَّا وَ نَذِیْرًا
مِنَّا وَ دَاعِیًا اِلَیْنَا وَ سِرَاجًا لِکَوْنِنَا وَ
مُنِیْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا، وَکَاَنَّهٗ تَعَالٰی
یَقُوْلُ یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ
وَاَنَا الْوَاحِدُ وَ اَنْتَ الْبَشِیْرُ وَ اَنَا الْخَبِیْرُ
اَنْتَ النَّذِیْرُ وَ اَنَا الْقَدِیْرُ اَنْتَ الدَّاعِیْ
وَ اَنَا الْقَاضِیْ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا،
بَشِّرْ اَنْتَ وَ اُکْرِمُ اَنَا، فَاِنِّیْ کَرِیْمٌ
بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَکَ وَ
اَقَرَّ اَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَدِیْرٌ عَلَی الْاِنْتِقَامِ

روشن چراغ بناکر بھیجا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پہ گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیئے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبود حقیقی اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پل صراط پر روز قیامت روشن چراغ کرکے بھیجا۔ اللہ تعالےٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرتے والوں کیلئے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی موحدین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی منکرین کو خبردار کرنیوالا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیئے روشن چراغ کرکے بھیجا۔ مطلب یہ کہ ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کرکے یعنی اپنا گواہ بناکر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیئے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پہ روشنی ڈالنے والا بھیجا۔

گویا کہ اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں۔ میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں۔ آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں انکی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایماندار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھپر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق واقرار کرے گا۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے

مِمَّنْ اَشْرَكَ بِيْ وَاَنْكَرَ وَاسْتَكْبَرَ وَ
وَادَّعَ اَنْتَ فَاِنِّيْ نَاصِرٌ بِالْحَقِّ عَلٰى مَنْ
اَطَاعَ وَعَصٰى اَوْ عَادَ وَاسْتَغْفَرَ وَاُجِيْبُ
لَكَ وَلِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ وَقَالَتِ
الْعُلَمَاءُ، سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سِرَاجًا اَيْ شَمْسًا.
بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ
اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا
اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرُهَا مِنَ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِلَى
الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْاَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهٗ
غَيْرَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ وَسَمَّاهُ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سِرَاجًا لِاَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ
اِلَى الظُّلُمٰتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا فَذِكْرُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسَمَاعُ اَحَادِيْثِهٖ يَزِيْدُ فِي
الْاِيْمَانِ وَيُضِيْءُ الْقُلُوْبَ وَالْاَبْصَارَ بِاَنْوَاعِ
الْعِرْفَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ
مَحَبَّتَهٗ مَشْرُوْطَةً بِمَحَبَّتِهٖ وَطَاعَتَهٗ مَقْرُوْنَةً
بِطَاعَتِهٖ وَذِكْرَهٗ مَعْقُوْدَةً ابلنعته
وَعَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کرونگا اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپکی وجہ سے اسکی دعا قبول کرونگا جو آپکی پیروی کرے۔ علما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد الم تر کیف خلق اللہ آلایہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنیوالا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنیوالا بنایا" جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیئے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیئے آفتاب ہیں جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی و طغیانی کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیئے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیئے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکے لیئے فضل عظیم ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر اور آپکی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں قسم قسم کے عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے اسی بنا پر اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ مشروط کر کے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے اور آپکے ذکر کو اپنے ذکر سے اور آپکی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔ امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سَيِّدُ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ الَّذِیْ تَنَبَّأَ وَ اٰدَمُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، رَؤُفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلٰی كَافَّةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ فِیْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَآءِ الْمَمْدُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰی فِی الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ هَاشِمِیٌّ قُرَشِیٌّ وَّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ، مَكِّیٌّ بَطْحِیٌّ تِهَامِیٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِیٌّ دَوْحُهٗ نِزَارِیٌّ وَّ حَسَبُهٗ اِبْرَاهِيْمِیٌّ وَنَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِیٌّ وَّ بِعْثَتُهٗ حِجَازِیٌّ وَّ شَخْصُهٗ عُلْوِیٌّ وَّ نُوْرُهٗ قَمَرِیٌّ وَّ قَلْبُهٗ رَحْمَانِیٌّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَ لَا بِالْقَصِيْرِ الدَّانِیْ اَبْيَضُ اللَّوْنِ عَفِيْفُ النَّفْسِ مُدَوَّرُ الْوَجْهِ كَثُّ الشَّعْرِ شَدِيْدُ سَوَادِهٖ وَلَهٗ شَعْرَتَانِ فِیْ جَسَدِهٖ كَاَنَّهُمَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ رَائِحَةً وَّ اَسْمَحُ النَّاسِ كَفًّا وَّ اِذَا سَلَّمَ اَحَدًا وَّ صَافَحَهٗ وَجَدَ فِیْ يَدِهٖ رَائِحَةَ الْمِسْكِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّ اِذَا رَاٰهُ جَالِسًا فِیْ

نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن بے شک محمدؐ رب العلمین کا رسولؐ ہے۔ خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر، اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں پر مہربان گنہ گاروں کی شفاعت کرنیوالے ہیں اللہ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا جیسا کہ اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا۔ لکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیہ آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں"۔ آپ اس حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے آئیں گے۔ آپ مقام محمود پر فائز۔ کھلے ہوئے دراز "لوائے احمد" والے اور روز قیامت شفاعت عظمٰی کے مالک ہیں۔ آپ۔ امام، ہاشمی قریشی، نبی، حرم والے، مکی والبطحی اور تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب بہ قبیلہ نزار ہیں۔ آپ کا حسب ابراہیمیؑ اور آپ کا نسب اسمٰعیلؑ ہے۔ آپ کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العلمین کے آپ رسولؐ ہیں۔ نہ آپ دراز قد ہیں نہ پستہ قد، سفید رنگ، پاکیزہ خصلت گول بشرہ والے، گھنے بالوں والے جن کی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں۔ انکی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی، آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین دن تک محسوس کرتا اور جب کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو وہ ایسا محسوس کرتا کہ

المسجد كأنه القمر المنير قد طلع ليلة
البدر ليلة كماله وبين كتفيه خاتم
النبوة ولا يعلم بملتوبها إلا الله تعالى فمن
رأى خاتم النبيين محمد صلى الله عليه
وسلم وآمن به ادّعى بمحبة الله ومعرفته
وقربه فعليه أن يتبع نبيه ويقتدي
بسنته ويطيع رسوله ويبايع به كما
قال سبحانه في كتابه المبين إن الذين
يبايعونك إنما يبايعون الله ومن يطع
الرسول فقد أطاع الله وقل إن كنتم تحبون
الله فاتبعوني يحببكم الله وروي عن النبي
صلى الله عليه وسلم أنه قال اسيد ولد آدم
وأكرمهم عند الله ولا فخر وأنا أول شافع
وأول مشفع وأول من تنشق عنه الأرض وأول
من يؤذن له بالسجود أنا أحمد وأنا محمد
وأنا حبيب الله وأنا نبي الله ونبي التوبة و
نبي الرحمة ونبي الملحمة وأنا الماحي وأنا
الحاشر والعاقب والفاتح والخاتم وعبد الله
والبشير والنذير والأمين والمأمون ورسول
رب العالمين فهو السراج المنير والهادي والمهدي
والمهتدي والمرتضى والمصطفى والمختار والودود

چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کی تحریر کو بجز اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا لہٰذا جو حضور اکرم خاتم النبیین کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالےٰ کی محبت اور اسکے قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کرکے آپ کی بیعت کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا۔ "بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقتہً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں جس نے رسولؐ کی پیروی کی۔ بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں، میں محمدؐ ہوں، اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ، نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی الملحمتہ ہوں، میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کا جمع کرنیوالا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب)، راز ہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح)، آخری نبی، عبداللہ، البشیر، نذیر، امین، مامون اور رسولِ رب العالمین ہوں۔ لہٰذا آپ سراج منیر، ہادی، مہدی، مہتدی، مرتضیٰ، مصطفےٰ، مختار، نور مبین، برہان شاہد، مبارک، نورالامم۔ اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس، سید البشر، مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، خیر الخلائق

الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَ نُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى وَاَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ اَبْيَاتٌ نَبِيٌّ لَهُ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَا ۔ وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَّاكْرَمُهُمْ اَبَا ۔ اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ ۔ وَلٰكِنَّهُ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا نَبِيٌّ نَبِيُّهُ كَنْزُ فَضْلٍ وَّلَمْ يَزَلْ ۔ بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ الْعُلُوْمِ مُهَذَّبًا وَاَظْهَرَ فِي التَّعْجِيْزِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَخْزَاهُمْ سَبَا ۔ هُوَ الْمُصْطَفَى الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً ۔ عَلَيْهِ سَلَامُ اللّٰهِ مَاهَبَّتِ الصَّبَا ۔ حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالْحِجٰى ۔ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰى ۔ بِمَوْلِدِهٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَكَّةُ كَمَا ۔ بِتُرْبَتِهٖ قَدْ شَرَّفَ اللّٰهُ يَثْرِبَا ۔ تَبَاشَرَتِ الْاَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهٖ ۔ وَحَفَّتْ بِهِ الْاَكْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبًا ۔ وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَآءَ بِاَحْمَدٍ ۔ فَاَهْلًا وَّسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ وَمَرْحَبَا ۔ قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفْضَ الْاَرْضِ وَرَفْعَ السَّمٰوَاتِ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ نُوْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا كُوْنِيْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ فَصَعِدَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى حِجَابِ الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

صاحب منبر اعلیٰ اکرم اولادِ آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ابیات

ایسے نبی جن کی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی جن کی مائیں مخلوق میں پاکیزہ اور جن کے آباء ان میں مکرم ہیں۔

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں وہ ہمیشہ ہی ثروت علوم سے آراستہ رہے ہیں۔

بلاغت کا سحر، معجزانہ طور پر ظاہر کرتے ہیں بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔ یہ حلیم اعظم خلق، خلق عظیم اور عقل والے ہیں بشیر، نذیر، صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔ اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی بخشی جیسے مدینہ منورہ کو اپنے روضہ انور سے شرافت بخشی۔ سارا جہاں آپکی ولادت کے دن پر خوشی کرتے ہیں۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

حضورؐ کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا اب میں حبیب خدا کو اہلاً، سہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پر تو نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا تو محمد ہو جا تو وہ مشت نور، ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔

فقال عز وجل لذلك خلقتك وسميتك
محمدا فمنك ابدء الخلق وبك اختم
الرسل ثم ان الله تبارك وتعالى قسم نور نبينا
محمد صلى الله عليه وسلم اربعة اقسام فخلق
من القسم الاول اللوح ومن الثاني القلم ثم قال الرب
جل شانه للقلم اكتب فارتعد القلم من هيبة الله
تعالى الف سنة ثم قال اي رب وما اكتب قال اكتب
توحيدي لا اله الا الله محمد رسول الله فكتب القلم
ذلك واهتدى الى علم الله تبارك وتعالى في
خلقه وكتب اولاد آدم لصلبه من اطاع
الله ادخله الجنة ومن عصاه ادخله النار امة
نوح من اطاع الله ادخله الجنة ومن عصاه
ادخله النار امة ابراهيم من اطاع الله ادخله
الجنة ومن عصاه ادخله النار امة موسى
من اطاع الله ادخله الجنة ومن عصاه ادخله
النار امة عيسى من اطاع الله ادخله الجنة ومن
عصاه ادخله النار امة محمد صلى الله عليه
وسلم من اطاع الله ادخله الجنة ومن عصاه،
اراد القلم ان يكتب ادخله النار، فاذا
النداء من العلي الاعلى، تأدب يا قلم، فانشق
القلم وتلبد القدرة ثم جرى في اللوح

اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا لہذا تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہمارے نبی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا چنانچہ پہلی قسم سے لوح، دوسری سے قلم پیدا فرمایا پھر اللہ تعالےٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ! تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری ہوا میری توحید میں لکھ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"، چنانچہ قلم نے یہ لکھا پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید کرے گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جہنم رسید ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے بارہ میں لکھا جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اسکی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہوگیا اور دست قدرت سے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کیلئے م

الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَیْ رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ
قَالَ اُكْتُبْ اُمَّتُهٗ مُذْنِبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ وَرُوِی
وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَ
اَلْقٰی فِیْهِ الرُّوْحَ وَ فَتَحَ عَیْنَیْهِ وَنَظَرَ اِلٰی بَابِ
الْجَنَّةِ فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَیْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ فَقَالَ اٰدَمُ اَیْ رَبِّ هَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا هُوَ اَعْظَمُ عَلَیْكَ
مِنِّیْ قَالَ نَعَمْ یَا اٰدَمُ وَهُوَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ وَلَوْلَاهُ
مَا خَلَقْتُكَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ حَوَّا عَلَیْهَا السَّلَامُ
وَقَدْ رُكِّبَتْ فِیْهِ الشَّهْوَةُ فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ وَمَا
هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ اَمَتِیْ حَوَّاءُ قَالَ یَا رَبِّ زَوِّجْنِیْ
اِیَّاهَا قَالَ هَاتِ مَهْرَهَا قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا مَهْرُهَا
قَالَ اَنْ تُصَلِّیَ صَاحِبِ هٰذَا الْاِسْمِ عَلٰی مَرَّةً عَشَرًا وَقَالَ
كَعْبُ الْاَحْبَارِ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ یَّخْلُقَ
نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا اَمَرَ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَّاْتِیَهٗ بِالْقَبْضَةِ
الْبَیْضَاءِ الَّتِیْ هِیَ مَوْضِعُ قَبْرِهٖ فَغُمِسَتْ فِیْ اَنْهَارِ
الْجَنَّةِ وَطِیْفَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَعَرَفَتِ
الْمَلٰئِكَةُ قَدْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَفَضْلَهٗ قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ اٰدَمَ وَنَسْلَهٗ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰی اَدْخَرَ نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ فِیْ سِرِّ عَظَمَتِهٖ وَكَتَبَ
اِسْمَهٗ عَلٰی عَرْشِهٖ فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ اَوْدَعَ ذٰلِكَ
النُّوْرَ فِیْ صُلْبِهٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَهْرِهٖ نَشِیْشًا كَنَشِیْشِ الطَّیْرِ

کھینچ گئی اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا لکھ یہ امت گنہ گار ہے اور رب تعالٰے بخشنہار ہے۔

سیدنا وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰے نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں جنت کے دروازوں کی طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس پر حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے میرے رب کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمان باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہے۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے رب میرا اسکے ساتھ عقد فرما دے حق تعالٰے نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔ کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالٰے نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپکی قبر انور ہے وہاں سے ایک شربت، سفید مٹی کی لائے۔ پھر اسے ایک جنت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا ابھی حضرت آدمؑ کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ اس کے بعد اللہ تعالٰے نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک کو انکی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا اور آپکا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب

فقال آدم يا رب ما هذه النشيش قال هذا تسبيح
خاتم الأنبياء الذي أخرجه من ظهرك وأودعه
في الأصلاب الطاهرة والأحشاء الزاهرة ثم نظر
آدم إلى العرش فرأى اسم محمد مقرونا باسم الله
عزّ وجلّ فقال يا رب من هذا الذي قرنت اسمه
باسمك قال هذا سيد الأنبياء من ولدك ولولاه
ما خلقتك فلما أصيب آدم بوسوسة الشيطان
الرجيم المارد واهبطوا إلى الأرض فقال يا رب بحرمة
هذا الولد ارحم هذا الوالد فنودي هناك
وعزتنا وجلالنا لو تشفعت إلينا بمحمد في
أهل السموات والأرض لشفعناك فسبحان من
اصطفى آدم بمحمد واجتباه وتاب عليه
وغفر له وهداه ولا زال نور نبينا محمد
في صلب آدم حتى حملت حواء بشيث فانتقل
ذلك النور عن آدم إلى حواء وكانت قبله
تلد في بطنها توأمين أي اثنين إلا في شيث
(عليه السلام) فإنها ولدته وحده كرامة
لسيد الثقلين وجد الحسنين فلما أيقن آدم
بالموت أخذ بيد ولده شيث وقال يا بني
إن الله تبارك وتعالى أمرني أن أخذ عليك

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے ؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم النبیین کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہونگے ۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور احشاءِ زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا ۔ اس کے بعد حضرت آدمؑ نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں ؟ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا ۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدمؑ نے مناجات کی اے رب اس فرزند جلیل القدر کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما ! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان وزمین والوں کے لئے شفاعت مانگتے تو ہم ضرور قبول فرماتے پاک ہے وہ ذات کریم جس نے آدمؑ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور انکی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت ومغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی ۔ پھر حضرت آدمؑ کی پشت میں یہ نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا ۔ جب حضرت حوا اپنے فرزند حضرت شیثؑ سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوا کی طرف منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے یہ سید الثقلین جد الحسنین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا ۔ پھر جب حضرت آدمؑ کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا تو اپنے فرزند حضرت

وَجْهِكَ اَنْ لَا تَضَعَهُ اِلَّا فِي الْاَطْهَرِيْنَ
مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ اِنَّ اٰدَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)
رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَالِقَ
الْعَرْشِ مُنِيْرَ الشَّمْسِ خَلَقْتَنِيْ مَا سَبَقَ بِهِ
عِلْمُكَ وَوَعَدْتَنِيْ بِالنُّوْرِ الَّذِيْ اَرٰى مِنْهُ
الْاِكْرَامَ وَالتَّشْرِيْفَ وَقَدْ صَارَ لِوَلَدِيْ
شِيْثَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا
فَلَمَّا فَرَغَ اٰدَمُ مِنْ دُعَائِهِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) فِيْ لُمْلُبَتِهِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَقَالَ يَا اٰدَمُ
اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ
تَكْتُبَ عَلٰى شِيْثَ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ
هٰؤُلَاءِ الْمَلٰئِكَةِ فَاِنَّهُمْ عِبَادُ مَلٰئِكَةِ
السَّمٰوَاتِ قَالَ فَكَتَبَ اٰدَمُ الْكِتَابَ وَاَشْهَدَ
رَبَّ الْعِزَّةِ وَمَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ وَ
كَسَا بِشِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ حُلَّتَيْنِ خَضْرَا
اَتٰى بِهِ جِبْرَئِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مِنْ حُلَلِ
الْجَنَّةِ وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمَحْوَائِكَةِ الْبَيْضَاءِ
وَكَانَتْ فِيْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا فَوَاقَعَهَا
شِيْثُ فَحَمَلَتْ مِنْهُ بِاَنُوْشَانَ وَكَانَتْ تَسْمَعُ
نِدَاءَ الْاَصْوَاتِ هَنِيْئًا لَكِ يَا بَيْضَاءُ قَدِ
اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت آدمؑ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنیوالا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنیوالا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھ سے پیدا فرمایا اور تو نے مجھے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت وکرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہوگیا ہے اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اتر مے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیثؑ کو دو سبز حلے، جو جبریل جنتی حلوں میں سے لائے تھے پہنائے گئے اور اللہ نے ان کو بی بی "محوالہ بیضاء" سے جو قدوقامت اور حسن وجمال میں حضرت حوا، کی مانند تھیں نکاح کر دیا جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو وہ "انوش" سے حاملہ ہوئیں وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضا، تمہیں مبارک ہو اللہ تعالےٰ نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

وَرُوِيَ عَنْ آدَمَ أَنَّهُ لَمَّا تَابَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي فَقَالَ سُبْحَانَهُ مِنْ أَيْنَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي رَأَيْتُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عِنْدَكَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُودِ الْعَالَمِ وَلَا مَاءَ وَلَا طِينَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ، وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي وَمِنْ نُورِي خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ، وَذَكَرَ بَعْضُ الْمُعْتَنِينَ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي النَّوْمِ رُؤْيَا فَانْتَبَهَ وَهُوَ مَذْعُورٌ فَأَتَى كَهَنَةَ قُرَيْشٍ وَقَصَّهَا عَلَيْهِمْ وَقَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنِّي سِلْسِلَةٌ ذَاتُ نُورٍ عَظِيمٍ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ وَلَهَا أَرْبَعَةُ أَطْرَافٍ طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَهَا وَطَرَفٌ لَحِقَ بِأَسْبَابِ السَّمٰوَاتِ وَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرَى فَبَيْنَمَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا إِذْ تَحَوَّلَتْ شَجَرَةً عَظِيمَةً خَضْرَاءَ جَامِعًا لِأَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَأَيْتُ تَحْتَهَا شَخْصَيْنِ مَهِيبَيْنِ فَقُلْتُ لِأَحَدِهِمَا مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا نُوحٌ

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے
توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخش
دے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے
نام محمدؐ کو کیسے جانا؟ عرض کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ
مکرم مخلوق ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی
نبی تھا جب آدمؑ پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے
عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے
... ... کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے فرمایا اللہ نے سب سے
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔
بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوفزدہ ہو گئے
قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے
دیکھا ہے کہ مجھ سے ایک نور کی ایک زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے
کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اور اس کے چار کنارے ہیں ایک
کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ زمین کے مغرب میں ہے اور ایک آسمانوں
سے جا ملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا
کہ وہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے
ہوئے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے
ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوحؑ ہوں پھر میں نے

وَقُلْتُ لِلْآخَرِ مَنْ أَنْتَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ قَدْ جِئْنَاكَ تَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوبَى لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهِ بِشَارَةٌ لَكَ لَا لَنَا وَلَئِنْ صَدَقَ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ يَدْعُو أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَيَكُونَنَّ رَحْمَةً لِقَوْمٍ وَنِقْمَةً لِلْآخَرِينَ فَلَمَّا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ جَدُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِيدًا وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُورًا عَظِيمًا.

ابيات لَهُ النَّسَبُ الْعَالِي فَلَيْسَ كَمِثْلِهِ حَسِيبٌ نَسِيبٌ مُنْعِمٌ مُتَكَرِّمٌ ۞ أَقْدِمُهُ فِي كُلِّ خَيْرٍ لِأَنَّهُ ۞ إِذَا كَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِيبُ مُقَدَّمٌ ۞ جَمِيلٌ بِتَاجِ الْمَكْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ ۞ جَلِيلٌ بِآلَاءِ الْبَهَاءِ مُعَمَّمٌ ۞ فَمَا الْكَوْنُ إِلَّا حُلَّةٌ وَمُحَمَّدٌ طِرَازٌ بِأَنْوَارِ النُّبُوَّةِ مُعْلَمٌ ۞ لَهُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ الْمُنِيرُ أَطَاعَنَا ۞ كَذَا الضَّبُّ حَتَّى الظَّبْيُ جَاءَ يُسَلِّمُ ۞ بِمَبْعَثِهِ الْأَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا ۞ لَهُ حَلَّلَ اللّٰهُ الَّذِي كَانَ يُحْرِمُ ۞ فَلَوْلَاهُ مَا سَارَتْ لِطَيْبَةَ نُوقُنَا ۞ وَلَوْلَاهُ مَا كَانَ الْحُدَاةُ تُزَمْزِمُ ۞ أَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازِعُوا إِنْ أَرَدْتُمُ ۞ نَجَاةً بِلَا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا ۞ قِيلَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا تو تمہیں مبارک وخوشی ہو" اس پہ کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لئے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی وتری کو دعوت دے گا بلاشبہ وہ ایک قوم کے لئے باعث رحمت ہوگا۔ اور دوسری قوم کیلئے موجب عذاب۔ پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضورؐ کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی ہمسر نہیں نہ نسب میں نہ حسب میں وہ صاحب انعام واکرام والے ہیں — ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں — آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں۔ آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں — نہیں ہے کائنات بجز بوتیاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں — آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہوکر سلام عرض کیا — آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا۔ آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی حرام چیزوں کو حلال کردیا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے — خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر تم آپکے وسیلہ سے نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب ملکر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

وَسَلَّمَ وَرَغِبَتْ فِي خِطْبَتِهِ النِّسَاءُ وَرُؤَسَاءُ اَكَابِرِ
قُرَيْشٍ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لِلنِّسَاءِ حَدِيْثٌ فِي بُيُوْتِهِنَّ
اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ فَحُكِيَ ذٰلِكَ لِوَالِدِهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ لَهٗ يَا وَلَدِيْ اُخْرُجْ اِلَى الصَّيْدِ يَسْتَرِيْحُ مِنَ
النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَعَهٗ وَهَبُ الزُّهْرِيُّ قَالَ
وَهَبٌ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي طَرِيْقِ الْبَرِّيَّةِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ
مِّنَ الْيَهُوْدِ شَاهِرِيْنَ سُيُوْفَهُمْ وَهُمْ نَحْوُ سَبْعِيْنَ
فَارِسًا فَتَلَقَّاهُمْ وَهَبٌ فَقَالَ لَهُمْ مَا الَّذِيْ
تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ وَهَبٌ
وَمَا ذَنْبُهٗ قَالُوْا لَيْسَ لَهٗ ذَنْبٌ وَلٰكِنْ فِي ظَهْرِهٖ
نَبِيٌّ دِيْنُهٗ نَاسِخٌ جَمِيْعَ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهٗ مَاحِيَةٌ
بِجَمِيْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰهِ حَتّٰى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهَبُ نِ الزُّهْرِيُّ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ وَاِيَّاهُمْ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِعَسْكَرٍ مِّنَ
السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُوْدَ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ
وَمَعَهٗ وَهَبٌ اِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَكَوْا مَا جَرٰى
لَهُمْ مَعَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهَبُ قَدْ
خَطَبَتْ مِنِّيْ نَاسٌ كَثِيْرٌ وَلَمْ اَدْرِ لِمَنْ اُزَوِّجُهٗ
فَقَالَ وَهَبٌ اِنَّ لِيْ اِبْنَةً اِسْمُهَا اٰمِنَةُ اَرْسِلْ
اِلَيَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَنْظُرَهَا اِنْ اَعْجَبَتْهَا قَدَّمْتُهَا
لَكُمْ جَارِيَةً فَسَارَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى مَنْزِلِ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور ضا دید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کہا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لئے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہو گیا۔ ان سے حضرت وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنیوالا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنیوالی ہو گی۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور انکے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں۔

وَهْبٍ فَطَرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا فَرِحُوا بِهَا وَقَالُوا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ قُرَّةُ قُلُوبِنَا وَأَقَرَّتْ عُيُونُنَا لَعَلَّكِ أَتَيْتِ فِي خِطْبَةِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكُمْ إِلَّا بِهَذَا فَقَالُوا وَمَا لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ جَوَارِيَ آلِ بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخْرَجُوا آمِنَةَ وَقَدَّمُوهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوَجَدَتْهَا كَوْكَبًا دُرِّيًّا فَسَلَبَتْ عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ فَسَارَتْ أُمُّ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَتْ يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ تَكِلُّ اللِّسَانُ وَتَعْجِزُ الْإِنْسَانُ عَنْ وَصْفِ آمِنَةَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ دَعَا بِوَهْبٍ وَقَوْمِهِ فَحَضَرُوا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا وَهْبُ تَقَدَّمْ وَاذْكُرْ مَهْرًا بِنْتِكَ وَاشْتَرِطْ شُرُوطَهَا فَتَقَدَّمَ وَهْبٌ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِمَا طَلَبَ وَهْبٌ زَوَّجَهَا بِوَلَدِهِ عَبْدِ اللهِ وَالِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَدْ صَانَ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ ارْتِكَابِ الْفَوَاحِشِ وَالْمَعَاصِي لِأَنَّ قَبْلَ مُوَاقَعَتِهِ لِآمِنَةَ جَرَتْ لَهُ قِصَّةٌ مَعَ الْخَثْعَمِيَّةِ وَهِيَ أَيُومًا عَلَى امْرَأَةٍ تُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرٍّ وَكَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ النِّسَاءِ وَأَشْبَهِهِنَّ وَأَعَفِّهِنَّ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْكُتُبَ وَكَانَ شَبَابُ قُرَيْشٍ يَجْلِسُونَ إِلَيْهَا

میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب
نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے آپ ہمارے یہاں
حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں
پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطورِ باندی پیش کردوں گا۔ پھر
حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ
کھٹکھٹایا جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب
کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا
کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ
فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لئے آئی ہوں وہ کہنے لگے ہماری
خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں۔
پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لاکر پیش کر دیا۔ حضرت
عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا جس کے حسن و جمال
اور خوبصورتی سے انکی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت
عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور
زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور انکے قبیلہ والوں کو بلایا جب وہ
آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آگے آکر اپنی بیٹی کا مہر اور اسکی
شرطیں بیان کرو تب حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت
عبدالمطلب راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا بلاشبہ
اللہ تعالےٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بیحیائی سے
محفوظ رکھا کیونکہ اس سے پہلے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ گذر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت

وَيَتَحَدَّثُونَ مَعَهَا فَرَأَتْ نُورَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَهُ يَا فَتَى مَنْ أَنْتَ فَأَخْبَرَهَا
بِاسْمِهِ فَقَالَتْ لَهُ هَلْ لَكَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ وَ
أُعْطِيَ لَكَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا
فَقَالَ لَهُ أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُونَهُ وَالْحِلُّ
لَا حِلَّ فَأَسْتَبِينَهُ ؛ فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي
تَنْوِينَهُ ؛ يَحْمِي الْكَرِيمُ عِرْضَهُ وَدِينَهُ ؛ ثُمَّ
مَضَى إِلَى زَوْجَتِهِ آمِنَةَ فَوَاقَعَ مَعَهَا وَزُنَّتْ
آمِنَةُ فِي أَرْبَعَةٍ مِنْ شُهُورِ رَجَبَ فَمَرِضَ نِسَاءُ
قُرَيْشٍ وَمَاتَتْ مِنْهُنَّ مِائَةُ صَبِيَّةٍ حُزْنًا وَ
أَسَفًا عَلَى نُورِ رَسُولِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيَّةَ
وَجَمَالَهَا وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْهِ مِمَّا لَدَيْهَا فَجَاءَ
وَأَقْبَلَ إِلَيْهَا فَلَمْ يَرَ مِنَ الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ آخِرًا كَمَا رَآهُ
مِنْهَا أَوَّلًا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِيمَا قُلْتِ
بِالْأَمْسِ خَلَا فَقَالَتْ لَهُ يَا فَتَى أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتَ
بَعْدِي قَالَ وَاقَعْتُ عَلَى زَوْجَتِي آمِنَةَ فَقَالَتِ
الْخَثْعَمِيَّةُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَسْتُ بِصَاحِبَةِ رِيبَةٍ
رَأَيْتُ نُورَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِكَ فَأَرَدْتُ أَنْ
يَكُونَ ذٰلِكَ النُّورُ فِي بَطْنِي فَأَبَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَهُ
إِلَّا حَيْثُ كَانَ وَلٰكِنْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبِرْ
زَوْجَتَكَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِخَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ دُنْيَاهَا

عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُر تھا وہ حسینان عرب میں یکتا شکل وصورت حسن وجمال میں سب سے زیادہ خوب صورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کو دیکھا وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر وہ کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کئے جائیں گے آپ نے اسکی طرف دیکھ کر فرمایا ؎ حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکو ؎ تیری خواہش پوری کرنے کی کونسی صورت ہے۔

شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے — پھر حضرت عبداللہ نے چوتھی ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی اس پر قریش کی عورتیں رشک وحسد میں جلکر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم حصول کے غم وافسوس میں مر گئیں۔ پھر حضرت عبداللہ نے اس خثعمیہ عورت کے حسن وجمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا تھا اسے بیان کیا پھر ایک دن ان کا گزر اس عورت کی جانب ہوا تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی اُس وقت تھی اُس نے کہا اس دن تھی مگر آج نہیں۔ اسی وقت کی یہ مثل مشہور ہو گئی۔ پھر اس عورت نے آپ کی طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح اپنی بی بی آمنہ سے ہو گیا ہے اور میں نے ان سے زفاف کیا ہے اس پر خثعمی عورت نے کہا خدا کی قسم میں نہ رشک وحسد کرنیوالی عورت ہوں اور نہ حرامکار مگر چونکہ آپکی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نور میرے بطن میں ہو لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) **ابيات** خُذُوْا اِلَى اَمَانًا
مِّنْ لَوَاحِظِهَا تُنَجِّلُ ÷ وَاِلَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِيْ ÷
فَلَوْ عَلِمَتْ مَاذَا اُلَاقِيْ مِنَ الْاَسٰى ÷ كَمَا حَلَّلَتْ
هَجْرِيْ كَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِيْ ÷ فَرِيْدَةُ حُسْنٍ لَا يُرٰى
قَطُّ مِثْلُهَا ÷ كَمَا لَا يُرٰى بَيْنَ الْوَرٰى عَاشِقٌ مِّثْلِيْ ÷
اَرٰى جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَكَمَتْ بِهِ ÷ تَنَاهِيْكَ
مِنْ جَوْرٍ وَّنَاهِيْكَ مِنْ عَدْلٍ ÷ مُبَرْقَعَةٌ تُجَلّٰى
عَلٰى ذٰلِكَ الْجِبِلِّ ÷ هِيَ النُّوْرُ وَلٰكِنْ ضَلَّ فِيْ
حُسْنِهَا عَقْلِيْ ÷ مَتٰى يَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِيْنِهَا ÷ وَيَجْمَعُ
قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّيْ بِهَا شَمْلِيْ ÷ وَاَسْعٰى اِلٰى ذَاكَ
الضَّرِيْحِ مُسَلِّمًا ÷ عَلٰى مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰى سَائِرِ
الرُّسُلِ ÷ اَقُوْلُ لَهُ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَاءِ ÷
وَمَنْ فَضْلُهُ قَدْ عَمَّ فِي الْقَعْبِ وَالْقُهْلِ ÷
دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ ÷ وَحَنَّ اِلٰى
كَفَّيْكَ جِذْعٌ مِّنَ النَّخْلِ ÷ يُصَبِّرُ لِيْ مِنْكَ
الْهُذُوْلُ وَاِنَّنِيْ ÷ مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِيْ لِلَوْمٍ
وَلَا عَذْلٍ ÷ كَاَنَّ عَذُوْلِيْ فِيْكَ يَا شَافِعَ الْوَرٰى ÷
اَبُوْ لَهَبٍ فِي الْعَقْلِ وَهُوَ اَبُوْ جَهْلٍ ÷ اَقُوْلُ
لِنَفْسٍ طَالَبَتْنِيْ بِعِزِّهَا ÷ وَكَيْفَ تُرِيْدُ النَّفْسُ
عِزًّا بِلَا ذُلٍّ ÷ تُرِيْدِيْنَ اِدْرَاكَ الْمَعَالِيْ
رَخِيْصَةً وَلَا بُدَّ مِنَ الشَّهْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ ÷

مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے
بہترین شخص اور اچھے نبی سے حاملہ ہوگئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔ اس کی کشادہ
آنکھوں سے میرے لئے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا
ہے ۔ اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لئے فراق کو حلال
نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لئے حرام کیا ۔ وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل
جہاں میں نہ دیکھا گیا جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئیگا۔ میں اسکے ظلم کو عدل
جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ ظلم کافی ہے لے ورتمہیں اپنا یہ عدل لائق
ہے ۔ وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے ۔ یہ سراپا نور جس کی
محبت میں عقل بھٹک گئی ۔ مشتاق جمال اسکی پیشانی کو کب دیکھے گا ۔ اور موت
سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا ۔ اور میں
کب اس تربیت کی جانب سلام کرنے دوڑتا ہوا جاؤنگا جو کہ تمام رسولوں
پر صاحب نور و منزلت ہے ۔ میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر
اے صاحب لواء ۔ اے وہ شخص جس کا فضل و کرم ہر سخت و نرم پر عام ہے
۔ آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے ۔ ستون حنانہ نے
آپ کے فراق میں گریہ و زاری کی ۔ سلامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین
کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا ۔
اے شفیع الوری ۔ آپکے بارے میں یہ ملامت کرنیوالے لوگ عقل میں ابولہب
اور وہ ابوجہل ہیں ۔ میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ
کرتا ہے ۔ ... ... یفس بغیر ذلت
کے عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے ۔ کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے
حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا پڑتا ہے ۔

قَطَعتُ زَمانِی یا مُبتَدِاحِی مُحَمَّدًا، وَ سِیرَتُهٗ بَینَ الوَرٰی اَبَدًا شُغلِی ؛ وَمَن اَنَا حَتّٰی اَن اَکُونَ مادِحًا لَهٗ، وَ مَدحُ اِلٰهِ العَرشِ جَلَّ عَنِ المِثلِ ؛ عَلَیهِ صَلٰوةُ اللّٰهِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ؛ سُحَیرًا عَلٰی وَادِی المُحَصَّبِ وَالاَثلِ ؛ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَهبَطَنِی اللّٰهُ اِلَی الاَرضِ فِی صُلبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِی فِی السَّفِینَةِ مَعَ نُوحٍ وَقَذَفَنِی فِی النَّارِ فِی صُلبِ اِبرَاهِیمَ وَلَم اَزَل اُنقَلُ مِن صُلبٍ اِلٰی صُلبٍ حَتّٰی وَصَلتُ اِلٰی صُلبِ اَبِی عَبدِ اللّٰهِ فَنَبِیُّنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ بنِ هَاشِمِ بنِ عَبدِ مَنَافِ بنِ قُصَیِّ بنِ کِلَابِ بنِ مُرَّةَ بنِ کَعبِ بنِ لُؤَیِّ بنِ غَالِبِ بنِ فِهرِ بنِ مَالِکِ بنِ نَضرِ بنِ کِنَانَةَ خُزَیمَةَ بنِ مُدرِکَةَ بنِ مَعَدِّ بنِ عَدنَانَ اِلٰی هُنَا مُتَّفَقٌ عَلَیهِ وَاختَلَفُوا فِی تَسمِیَةِ بَقِیَّةِ اَجدَادِهٖ، قِیلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِخرَاجَ تِلکَ الوَدِیعَةِ مِن خَزَائِنِ الاَصلَابِ الزَّکِیَّةِ الرَّفِیعَةِ ظَهَرَت لِانتِقَالِ نُورِهِ الاٰیَاتُ وَ تَبَاشَرَت بِهٖ جَمِیعُ المَخلُوقَاتِ وَنُودِیَ فِی اَقطَارِ الاَرضِ وَالسَّمٰوَاتِ یَا عَرشُ تَبَرقَع بِالاَنوَارِ یَا کُرسِیُّ تَدَرَّع بِالاِفتِخَارِ یَا سِدرَةُ المُنتَهٰی

سے میں نے ساری عمر حضور اکرمؐ کی مدح میں گزار دی ہے اور آپکی سیرت کا بیان
میرا مشغلہ رہا ہے۔ سو میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعویٰ کر سکوں
جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے ۔ آپ پر اللہ کی
رحمت ہو جب تک بجلی چمکے۔ صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے
درختوں پر ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا
اللہ تعالےٰ نے مجھے صلب آدمؑ میں زمین اتارا اور مجھے حضرت نوحؑ
کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا میں اسی طرح
اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف
منتقل ہوتا گیا تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق
ہے اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

مروی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ اس ودلیعت (امانت)
کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور مبارک
کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو
خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی
گئی چنانچہ فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی
افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلاتِ
جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو اور
عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان جنت کے دروازے کھولدو

تَبَلَّجِيْ يَا حُوْرُ الْقُصُوْرِ اُبْشُرِيْ بَا مَلٰئِكَةُ
تَمَنْطَقِيْ وَبِالْعَرْشِ حُفِّيْ يَا رِضْوَانُ افْتَحْ اَبْوَابَ
الْجِنَانِ وَيَا مَالِكُ اَغْلِقْ اَبْوَابَ النِّيْرَانِ فَاِنَّ
النُّوْرَ الْمَكْنُوْنَ وَالسِّرَّ الْمَخْزُوْنَ الَّذِيْ هُوَ فِيْ
خَزَائِنِ قُدْرَتِيْ مِنَ الْاَزَلِ قَدِ انْتَقَلَ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ اِلٰى بَطْنِ اٰمِنَةَ وَنَزَلَ وَلَمَّا جَرَتْ اَقْلَامُ
الْاَقْدَارِ فِيْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَةِ
الزَّكِيَّةِ وَالدُّرَّةِ الْمُصْفِيَّةِ فِيْ قَرَارِ بَطْنِ
اٰمِنَةَ الْقُرَشِيَّةِ تُوْدِيَ فِي الْكَوْنِ عَطِّرُوْا
صُفَّاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَبَخِّرُوْا وَاصْفُوْا مَعَ جَوَامِعِ
الْقُدْسِ الْاَصْفٰى وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادِ فِيْ
صُفُوْفِ الصَّفَا الضِّيَافَةِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ
فَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ يَجْلُوْ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِيْبِ صَاحِبِ
الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَبَرَزَتْ مَعَانِيْ
صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِيْ لَيْلَتَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ
الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ الثَّانِيْ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَهْلُ
الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰى مُدَّةِ عِدَّةِ شُهُوْرِ
حَمْلِهَا وَاَتٰى اَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ شُهُوْرِ اٰمِنَةَ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اٰدَمُ اَرَانْقَا اِلَيْ وَاَخْبَرَهَا مَا حَمَلَتْ بِاَجَلِّ الْعَالَمِ
وَفِي الشَّهْرِ الثَّانِيْ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِدْرِيْسُ (عَلَيْهِ
السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ

اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کردو کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں میں ازل سے محفوظ رہا ہے اب وہ نور مبارک آج کی رات بطن آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہر مصطفےٰ کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطن آمنہ قرشی میں نور مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود وعنبر کی خوشبوؤں سے معطر کر دو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھا دو، اس لیے کہ اس ماہِ مبارک میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا اور ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب سبع مثانی کے معانی یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔ ارباب سیر واخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر، حاملہ عورتوں کے مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ گیا۔ تو ان ایام کے پہلے مہینہ میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی کہ تم جہان میں سب سے افضل ذات کے حمل سے ہو اور دوسرے مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم صاحب قدر ومنزلت کی ذات گرامی سے حاملہ ہو اور تیسرے مہینہ حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ سنایا کہ تم نصرو فتح والی ذات گرامی سے حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لاکر خبر دی کہ تم صاحب عزت ووقار اور عظمت وکرامت والی ذات گرامی سے حمل میں ہو۔ پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّالِثِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَقَارِ وَالْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ الْخَامِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ اِسْمٰعِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْاِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ مُوْسٰى الْكَلِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَفِي الشَّهْرِ السَّابِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ دَاوُدُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ سُلَيْمَانُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِنَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِي الشَّهْرِ التَّاسِعِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ عِيْسَى الْمَسِيْحُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْوَجْهِ الْمَلِيْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيْحِ وَالدِّيْنِ الصَّحِيْحِ۔

نے آکر بشارت سنائی کہ تم ہیئت وسطوت والے صاحب
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے مہینہ حضرت موسیٰ علیہ
السّلام نے خوشخبری دی کہ تم فضیلت وعظمت والے
صاحب قلب سلیم سے حاملہ ہو، اور ساتویں مہینہ
حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور
دراز لوا والے مالک حوض مورود، صاحب مقام
محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو۔ آٹھویں
مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے
بشارت دی کہ تم نبی آخرالزمان کی
ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو اور
نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے آکر مژدہ سنایا کہ تم
صاحب وجہ ملیح زبان
فصیح اور دین صحیح
کی ذات
سے
حاملہ
ہو۔

قصیدہ

یَا مَوْلِدًا قَدْ حَوٰی عِزًّا وَّ اِقْبَالًا ۔ لِوَصْفِہٖ
یَبْلُغُ الْعُشَّاقُ اٰمَالًا ۔ یَا مُدَّعِیَ الْحُبِّ فِیْہِ
وَھُوَ ذُوْ وَلَہٖ ۔ وَفِیْ ھَوَاہُ جَفَا اَھْلًا وَّ اَطْلَالًا
اِنْ کُنْتَ تَعْشَقُہٗ وَجْدًا وَّ تَقْصِدُہٗ شَوْقًا
وَّ تَطْلُبُ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِجْلَالًا ۔ مُشْتَاقَۃٌ
عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ ۔ وَیَسْطَعُ الشَّوْقُ
مِنْہَا فِیْہِ اَوْصَالًا ۔ اِیَّاکَ وَاعْدِلْ مَنْ فِی
الْکَوْنِ یُشْبِہُہٗ ۔ قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ
اَشْکَالًا وَّ اَمْثَالًا ۔ اِنْ جِئْتَ بَانَ
اَوْ جِئْتَ مَرْبَعَہٗ ۔ فَحُطَّ مَا حَادِیَ الْعِیْسِ
اَحْمَالًا ۔ ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَہٗ ۔
اَنْتَ بِذَاکَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا ۔ ذَنْبِیْ
یُقَبِّرُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ ۔ وَقَدْ حَمَلْتُ
مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا ۔ لٰکِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ
اَرْجُوْہُ یَشْفَعُ لِیْ ۔ فَحُسْنُ ظَنِّیْ بِخَیْرِ الْخَلْقِ
مَا زَالَا ۔ فَقَدْ لَجَوْنَا اِلٰی بَابِ الْکَرِیْمِ
وَمَنْ ۔ یَلْجَاءُ اِلَیْہِ یَرٰی خَیْرًا وَّ اِقْبَالًا
ھُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ ضَاءَ الْوُجُوْدُ بِہٖ ۔
وَاَفْرَحَ الْقَلْبُ فِیْ ذِکْرَاہُ اِجْلَالًا ۔
بِحَقِّہٖ یَا اِلٰہِیْ جُدْ لَنَا کَرَمًا ۔ عَفْوًا

قصیدہ

اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے جن کی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں، ے اے محبت کے دعویدار، یہی ذات تو محبت کے لائق ہے۔ دنیاوی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے، ے اگر تجھے حضورؐ سے عشق ہے تو تو ان کی محبت میں فنا ہو جا، کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ ے حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی سر دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں، ے اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اسی سے عشق کرتی ہیں جن کا کوئی نظیر نہیں اور اس شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں۔ ے خبردار انصاف کر اجہاں میں کون ان کا مشابہ ہے۔ بلاشبہ وہ ہر حسین شکل وصورت پر فائق ہیں ے اگر تو سردیا محبوب کی منزل تک پہنچے تو لے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھہر جا۔ ے وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان کی منزلوں کو نہ دیکھا اور میں نے ان پہاڑی ریاستوں کی زیارت تک نہ کی۔ ے میرے گناہ مجھے مقید کرتے اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں۔ ے لیکن میں کل، روز قیامت اپنی شفاعت کا امید وار ہوں۔ میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔ ے اب ہم سخنی کے دروازہ پر آزردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے ے یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے ے انکے

وَصَفًا وَّاِكْرَامًا وَّاِجْلَالًا ۞ صَلَّى عَلَيْهِ اِلٰهُ
الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰى اَهْلِيْهِ الصَّحْبِ اَبَاءً
وَّاَزَالًا ۞ تَلِيْنَ كَمَا كَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُوْرِ
وَتُوُبَتْ لَيَالِي الْوِلَادَةِ فَفِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ
وَالْهَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِمَثَلِ
الْاٰمَالِ وَالْمُنٰى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ سَمِعَتْ
تَسْبِيْحَ الْمَلٰئِكَةِ مُعْلِنًا وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ
بَدَا سَعْدُهَا وَالْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ
دَامَ الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ مَا نَكُرَ وَمَا وَنَا وَ
فِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ اَل عَنْهَا التَّعَبُ وَ
النَّصَبُ وَالْعَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ
رَأَتْ فِيْ مَنَامِهَا الْخَلِيْلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ
لَهَا اَلْبُشْرٰى بِالنَّبِيِّ الْجَلِيْلِ صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ
الْحُسْنٰى وَالْاٰيَاتِ وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ
طَافَتِ الْمَلٰئِكَةُ لَهَا لَمَّا قَرُبَ وَضْعُهَا
وَدَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ اَشْرَقَ النُّوْرُ
وَالضِّيَاءُ وَبِذٰلِكَ الْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ
تَرَنَّمَتِ الْاَطْيَارُ فَرِحًا بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْحَادِيْ عَشَرَ
ضَجَّتِ الْمَلٰئِكَةُ لِخَالِقِهَا بِالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ

طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما، معافی درگزر اور عزت و بزرگی نصیب فرما۔ اے خدائے عرش انپر رحمت فرما جو آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

مروی ہے کہ جب نو مہینہ پورے ہو کر ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا پوری ہونے کی بشارت دی گئی تیسری رات میں صاف اوپر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی نہ سستی اور چھٹی رات میں ان سے تھکان، مشقت و تکلیف جاتی رہی۔ ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور کنیت والے صاحب جلالت نبی کی بشارت دی اور آٹھویں رات میں فرشتوں نے انکے گرد طواف کیا پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت قریب آ گیا تو نویں رات نور و ضیاء کا ظہور ہوا اور وہ ہر طرف پھیل گیا اور دسویں رات نبی مختار کی ولادت کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں سے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارہویں رات فرشتوں نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارہویں رات میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں

فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلاً يَقُولُ هَنِيئًا لَكِ يَا آمِنَةُ الْبُشْرَى ۞ بِهٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَإِذَا وَضَعْتِ شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْهُدَى فَسَمِّيهِ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قِيلَ فَسَطَعَ نُورُ النَّبِيِّ ۞ وَنَادَى لِسَانُ الْحَالِ يَا جَبَلَ أَبِي قُبَيْسٍ ۞ هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَالْكَيْسِ ۞ يَا جَبَلَ حِرَى هٰذَا مَوْلِدُ خَيْرِ الْوَرَى يَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ ۞ هٰذَا الْمُنْجِي مِنَ الْهَلَكَاتِ ۞ يَا مَسْجِدَ الْخَيْفِ قَدْ وَافَاكَ أَكْرَمُ ضَيْفٍ ۞ يَا أَهْلَ مِنًا قَدْ حَصَلَ لَكُمُ السُّرُورُ وَالْهَنَا ۞ يَا مَرْوَةُ وَالصَّفَا هٰذَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ۞ يَا قُبَّةَ زَمْزَمٍ هٰذَا النَّبِيُّ الْأَعْظَمُ ۞ اِفْتَخِرِي يَا سَمٰوَاتُ بِصَاحِبِ الْآيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ ۞ اِفْتَخِرِي يَا أَرْضِينَ بِسَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قِيلَ فَلَمَّا كَادَتْ لَيْلَةُ الْوِلَادَةِ وَقَرُبَ طُلُوعُ صُبْحِ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ لِمَنْ لَهُ الْعِزُّ وَالنَّصْرُ وَالشَّرَفُ وَالسِّيَادَةُ نُصِبَ عَلَمٌ بِالْمَشْرِقِ وَعَلَمٌ بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ وَحَلَّتْ بِإِبْلِيسَ اللَّعِينِ كُلُّ وَيْلٍ وَكُرْبَةٍ وَخَرَّتِ الْأَصْنَامُ عَلٰى رُؤُوسِهَا وَأُلْقِيَتِ الشَّيَاطِينُ بِخِزْيِهَا وَبُؤْسِهَا وَخَمَدَتْ نَارُ فَارِسٍ وَلَهَا أَلْفُ عَامٍ لَمْ تَخْمُدْ وَانْشَقَّ إِيوَانُ كِسْرٰى مِنْ هَيْبَةِ مَوْلِدِ أَحْمَدَ وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَفَاضَ وَادِي سَمَاوَةَ

مبارک ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی۔ جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبانِ حال سے کسی نے پکارا۔ اے کوہِ ابوقبیس یہ ذات، صاحب مسرت وفراست ہے۔ اے کوہِ حرا! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے، اے کوہ عرفات، یہ ولادت، ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد خیف آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو! بلا شبہ آج تمہیں خوشی وبرکت حاصل ہوئی، اے کوہ صفا ومروہ! یہ نبی مصطفےٰ ہیں۔ اے قبہ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں۔ اے آسمانو! صاحب آیات ومعجزات پر فخر کرو۔ اے زمینو اولین وآخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کی ولادت کے لئے خیر وسعادت کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک عَلَم مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک عَلَم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف وشدت اتری اور سر کے بل بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی رسوائی وذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی اور احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک ہو گیا

وَدَنَتْ مِنْ بُيُوتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَاَطْلَعَ عَلٰى
وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ
وَلَمْ يَعْلَمْ بِهَا اَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ بَسَطَتْ كَفَّ
شَكْوَاهَا اِلٰى عَالِمِ سِرِّهَا وَنَجْوَاهَا وَقَالَتْ
لَيْتَ عِنْدِيْ اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ
ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا تَمَّمْتُ الْكَلَامَ حَتّٰى
امْتَلَاَ عَلَيَّ الْبَيْتُ بِنِسْوَةٍ طِوَالًا حِسَانًا سُوْدَ
الشَّعْرِ حُمْرَ الْخُدُوْدِ وَيُقَدِّبْنَنِيْ وَيَقُلْنَ لِيْ
يَا اٰمِنَةُ لَا بَاْسَ عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَرْسَلَنَا
اللّٰهُ اِلَيْكِ لِنَتَبَرَّكَ بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِيْ تَلِدِيْنَهٗ
فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
اٰمِنَةُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ طَائِرٌ عَظِيْمٌ وَصَارَ شَابًّا
اَغْيَدَ فِيْ يَدِهٖ قَدَحٌ مَمْلُوٌّ شَرَابًا اَبْيَضَ
مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً
مِنَ الْمِسْكِ اِلَّا ذَفِرَتْنَا وَلَنِيْ اِيَّاهُ وَقَالَ لِيْ
اِشْرِبِيْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِشْرِبِيْ فَشَرِبْتُ
ثُمَّ قَالَ لِيْ ازْدَوِيْ فَازْدَوَيْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ
ازْدَادِيْ فَازْدَدْتُ ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ
وَمَسَحَ بِهَا عَلٰى بَطْنِيْ وَقَالَ اظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ
اظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اظْهَرْ يَا خَيْرَ

اور دادی سماوہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آ گئے اور حی و قیوم (اللہ تعالےٰ) نے انہیں وضع حمل پر مطلع فرمایا۔ پھر جب سیدہ آمنہ کو درد زہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر باطن و مخفی حالت کا رازدار ہے مناجات کے لئے پھیلائے اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین و جمیل، طویل القامت، سیاہ بالوں اور سُرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں۔ اے آمنہ تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالےٰ نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لئے جسے تم اس رات تولد کرو گی، تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدتنا آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا۔ ایک نرم و نازک جوان کی صورت اختیار کر لی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو۔ میں نے اسے پی لیا، پھر مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا۔ اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جیئے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جیئے اے رسول اللہ تشریف لائیے اے خیر الخلق جہاں کو منور فرمائیے۔

خَلَقَ اللّٰہُ اَظْھَرْ یَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَظْھَرْ
یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ فَظَھَرَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)
کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ یَقْرَءُ ھٰذِہِ الْاَبْیَاتُ -

اَبْیَاتٌ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ ؞ وُلِدَ
الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ ؞ وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا
مُطَیَّبًا ؞ وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ ؞ وُلِدَ
الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ التُّقٰی ؞ کَلَّا وَلَا ذِکْرَ الْحِمٰی
وَالْمَعْھَدُ، ھٰذَا الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ظَھَرَ الْقَنَا ؞
کَلَّا وَلَا کَانَ الْمُحَصَّبُ یُقْصَدُ، ؞ ھٰذَا الَّذِیْ
جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ ؞ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ
مُحَمَّدٌ، ؞ ھٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً ؞ ھٰذَا
خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدٌ ؞ اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ اَنَاقَ
جَمَالُہٗ ؞ وَاللّٰہِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْہُ اَزْیَدُ ؞ لَوْ کَانَ اِبْرَاھِیْمُ
اُعْطِیَ رُشْدَہٗ ؞ بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ، ؞ اَوْ
کَانَ قَدْ اُعْطِیَ الْمَسِیْحُ عِبَادَۃً، فَمُحَمَّدٌ مِنْہُ اَجَلُّ
وَاَعْبَدُ، ؞ ھٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ ؞
وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ ؞ جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ
مَنَصَّۃِ حُسْنِہٖ ؞ ھٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ ھٰذَا
اَحْمَدُ ؞ یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّھُوْا فِیْ حُبِّہٖ، ھٰذَا
ھُوَ الْحُسْنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ، ؞ سِیْرُوْا بِنَجْدٍ وَاسْمَعُوْا

اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہو جیئے، بسم اللہ اے محمدؐ بن عبد اللہ تشریف لایئے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودہویں رات کے مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوگئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسولؐ اللہ پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے ؎

؎ حبیب خدا پیدا ہوئے اور انکی مثل کبھی پیدا نہ ہو گا۔ گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہوئے۔

؎ سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے۔ آپکے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔

؎ اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نقیٰ، حمیٰ اور عہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

؎ آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور نہ وادی محصب کی طرف کبھی کوئی قصد کرتا۔

؎ آپ ہی کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمدؐ ہیں۔

؎ آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

؎ اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق ہے۔ خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

؎ اگر حضرت ابراہیمؑ کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود رشد میں ان سے زیادہ ہے۔

؎ اگر حضرت عیسٰی کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گذار ہیں۔

الْحَادِي بِكُمْ يَحْدُوْ وَيُعْلِنُ بِالْلُحُوْنِ يُنْشِدُ ۞
وَيَقُوْلُ يَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰى ۞ وَيَقُوْلُ يَا مُشْتَاقُ
هٰذَا الْاَحْمَدُ ۞ يَا نَازِلِيْنَ الْمُنْحَنٰى فِي شَرْعِكُمْ ۞
اِنَّ الْمُتَيَّمَ بِالْفِرَاقِ لَمُهَدَّدُ ۞ يَا مَوْلِدَ الْمُخْتَارِ كَمْ
لَكَ مِنْ ثَنَاءٍ وَمَدَائِحُ تَعْلُوْ وَذِكْرٍ يُوْجَدُ ۞
لَمْ يَاتِ فِي اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهُ ۞ فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ
مُسْنَدٌ ۞ قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَآءِ بِاَسْرِهِمْ ۞
وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ ۞ صَلُّوْا عَلَيْهِ
بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ۞ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ
وَزِيْدُوْا ۞ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وُلِدَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰى يَدَيْهِ شَاخِصًا
اِلَى السَّمَآءِ بِعَيْنَيْهِ وَقِيْلَ لَمَّا وُلِدَ خَرَّ عَلٰى سَجَّادَةِ
الْقُرْبِ وَنُوْرُهُ قَدْ وَصَلَ اِلَى الْحُجُبِ وَخَرَقَهَا
وَلَمْ تَجِدْ اُمُّهُ اَلَمَ الطَّلْقِ وَلَا مَا اَرْهَقَهَا
اِنَّ رُؤَسَاءَ الْمَلٰئِكَةِ لَمَّا وَضَعَتْهُ اُمُّهُ
رَفَعَتْهُ اِلَى السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَنُوْرُهُ قَدْ مَلَاءَ
الْاٰفَاقَ وَقَدْ تَوَّجَهَا خَالِقُهَا بِتَاجِ الْكَرَامَةِ
وَمِنْطَقِهَا وَجَاءَتْ بِهٖ مَخْتُوْنًا مُكَحَّلًا وَشَمْسُ
سَعْدِهٖ قَدْ اَبْدَتْ تَاَلُّقَهَا ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَيْهِ اُمُّهُ
قَدْ دُهِشَتْ فِيْ جَمَالِهٖ وَابْتَهَجَتْ فِيْ رَوْنَقِ كَمَالِهٖ
وَهُوَ فِيْ حُلَلِ الْبَهَآءِ وَالْوَقَادِ مَلْفُوْفٌ وَالْمَلَائِكَةُ

ـہ آپکی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیئے گئے تو آپ کی نظیر محال ہے۔

ـہ جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی کہ کائنات کے ممدوح اور انکا نام احمد ہے۔

ـہ اے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا و بے مثل ہے ـہ نجد میں جاکر دیکھو اور اپنے حدی خواں کو سنو۔ مختلف معنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

ـہ اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو! ـہ اے منحنیٰ کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندۂ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے ـہ اے مولود مختار! اپنی کتنی ہی توصیف برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں ـہ زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔ آسمانوں کے تمام فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے اس کا مثل نہ ہوگا۔

ـہ صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار صلوٰۃ و سلام کے ساتھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صل وسلم وبارك عليه وعلىٰ اٰله وَاصحابه اجمعين

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے اپنی چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الہٰی کے مصلے پر سجدہ کیا اور آپ کا نور حجاب عظمت تک پہنچا اور اسے آشکار کر دیا۔ اور سیدہ آمنہ نے درد زہ کی شدت اصلا محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو

مِنْ حَوْلِهٖ صُفُوْفٌ صُفُوْفٌ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ طُوْفُوْا بِهٖ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَعَلَى الْبِحَارِ كُلِّهَا وَعَلَى الْوُحُوْشِ فِيْ فَلَوَاتِهَا وَعَلَى الْجِنِّ فِيْ خَلَوَاتِهَا وَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كُلِّ رُوْحَانِيٍّ لِيَعْرِفُوْهُ بِاِسْمِهٖ وَخِلْقَتِهٖ وَطُوْفُوْا بِهٖ عَلٰى مَوَالِيْدِ الْاَنْبِيَاءِ لِيَعْتَمِدُوْا اٰثَارَ بَرَكَتِهٖ قَالَتْ اٰمِنَةُ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ خُذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَاَعْطُوْا صَفْوَةَ اٰدَمَ وَمَعْرِفَةَ شِيْثٍ وَرِقَّةَ نُوْحٍ وَخُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِيْلَ وَصَبْرَ اَيُّوْبَ وَشُكْرَ يَعْقُوْبَ وَجَمَالَ يُوْسُفَ وَصَوْتَ دَاوُدَ وَاَضْرَ سُلَيْمَانَ وَحِكْمَةَ لُقْمَانَ وَقُوَّةَ مُوْسٰى وَزُهْدَ يَحْيٰى وَبُشْرٰى عِيْسٰى اِغْمِسُوْهُ فِيْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَتْ اِلٰى جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَ اِلَيْهَا وَسَأَلَهَا عَنْ حَالِهَا وَمَا لَدَيْهَا فَاَخْبَرَتْهُ بِاَسْرَارِ الْاَخْبَارِ وَمَا شَاهَدَتْهُ مِنْ مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَهُ جَدُّهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَدَخَلَ مَعَهٗ بِالْكَعْبَةِ وَقَامَ عِنْدَهَا يَدْعُو اللّٰهَ وَيَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ وَرُوِيَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَئِذٍ شِعْرًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ ؎ هٰذَا الْغُلَامَ

جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہان کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالے نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا پر تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں۔ پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں بلا شبہ وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپکے گرد صف بستہ کھڑے تھے۔ سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ روئے زمین کے مشارق و مغارب، ہر برو بحر اچرند و پرند اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیض یاب ہوں۔

سیدنا آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپکو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدمؑ کی صفوت سیدنا شیثؑ کی معرفت، سیدنا نوحؑ کی رقت، سیدنا ابراہیمؑ کی خلت، سیدنا اسمٰعیلؑ کی انقیاد و اطاعت سیدنا ایوبؑ کا صبر و استقامت، سیدنا یعقوبؑ کا شکر، سیدنا یوسفؑ کا حسن و جمال، سیدنا داؤدؑ کی آواز، سیدنا سلیمانؑ کی حکومت سیدنا لقمانؑ کی حکمت، سیدنا موسیٰؑ کی قوت، سیدنا یحییٰؑ کا زہد، سیدنا عیسیٰؑ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپکو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدنا آمنہ نے تمام احوال اور نورانی فرزند

الطَّيِّبِ الْأَرْدَانِ ۞ قَدْ سَادَ فِي الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ ۞ أُعِيذُهُ بِالْبَيْتِ ذِي الْأَرْكَانِ ۞ حَتَّى أَرَاهُ نَاطِقَ اللِّسَانِ ۞ أُعِيذُهُ مِنْ شَرِّ ذِي شَنَانٍ ۞ مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعِيْنَانِ ۞ أَنْتَ الَّذِي سُمِّيتَ فِي الْقُرْآنِ ۞ أَحْمَدَ مَكْتُوبًا عَلَى الْجِنَانِ ۞ وَأَيْضًا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا أَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا أَقْسَمَ سُبْحَانَهُ بِحَيَاةِ أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ أَنَّهُ وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي كِسْرَى نُوشِيرْوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوفِ وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي زَمَانِ وِلَادَتِهِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَقْوَالٍ أَحَدُهَا أَنَّهُ وُلِدَ لِاثْنَيْ عَشَرَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالثَّانِي لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهُ عَطَاءٌ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَأَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعُرِجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ۞ طَابَتِ الْقُلُوبُ ۞ غُفِرَتِ الذُّنُوبُ ۞ سُتِرَتِ الْعُيُوبُ ۞ كُشِفَتِ الْكُرُوبُ ۞

کے جو معجزات سے مشاہدہ کئے تھے سب بیان کئے پھر سیدنا عبد المطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے۔ اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالے کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔

مروی ہے کہ سیدنا عبد المطلب نے اسی وقت فی البدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے

؎ ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا ؎ بلاشبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں ؎ جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں ؎ ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے ؎ تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا ؎ جنت کے ہر در و دیوار پر انکا نام احمد لکھا ہوا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالے نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالے نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی۔ چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپکی بقا اور آپکی حیات کی اور اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں تین مختلف قول ہیں ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضہ کا قول ہے دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ

بلقاء المحبوب ❊ طابت الارواح
عاشت الاشباح زالت الاتراح
توالت الافراح اشرقت البطاح
مانوالى لاء املاح۔

ایام رضاعت کا بیان

رضاع رسول الله صلے الله علیه وسلم قیل
ولما عرضوا المراضع علے النبي السامي الشريف
التهامي اعرضت عنه النساء الا من
اختارها الله لرضاعه ووفقها لنشر لواء
السعادة لحليمة السعدية ففازت بالقصد
والامنية لانها حازت قصبات الرجان
واحرزت سبقها جعل المحل في حليمة
والله رزقها قيل ولما حملته على اتانها
وقصدت الرحيل الى اوطانها والجمال قد
طوقها كانت اذا مرت به على واديابس
اخضرت ببركته وتسمع الاحجار
تنطق بسلامها عليه والاشجار تخر باغصانها
اليه واحسدها ولما وصلت به المنازل
وقد حصل الشرف للنازل رأت الارض
قد لبست جديدها وخلعت خلقها

کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت بھی اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے۔ گناہ بخشے گئے عیوب چھپائے گئے۔ سختیاں اٹھائی گئیں۔ یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب ؐ کا اور سید الملاح صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں قلوب نے زندگی پائی غم و فکر جاتے رہے فرحت و سعد پھیلا اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوٰۃ اللہ علیہ

ایّامِ رضاعت کا بیان

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لئے قبول کر لیا جسے اللہ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیک بختی کا جھنڈا حضرت سعدیہ حلیمہ کے نصیب آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں اس لئے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اس بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا اور اللہ تعالےٰ نے انہیں اتنا حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پہ سوار ہو کر وطن کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی۔ اور وہ حضورؐ کو سلام کرنے کی آوازیں پتھروں سے سنتیں اور درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں۔ اور حاسدین نے اس پہ اپنے بغض و حسد کا اظہار کیا پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں۔ اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز و شاداب ہوگئی ہے۔

وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ بُشْرَاكِ يَا حَلِيمَةُ
بِمَوْلُودٍ سَادَ جَمِيعَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفَوْقَهَا
وَلَمْ تَزَلْ فِي بَرَكَاتِهِ، قَالَتْ حَلِيمَةُ وَلَقَدْ
أَخَذْتُهُ وَمَا فِي ثَدْيِي دَرُّ لَبَنٍ وَلَقَدْ
كُنَّ النِّسَاءُ يَبْسِرْنَ إِلَيَّ وَأَوْلَادُهُنَّ حَتَّى
أَرْضَعْتُهُنَّ أَيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَقَدْ كُنَّ عِنْدِي
شِيَاهٌ لَا نَجِدُ فِيهِنَّ مَا نَشْرَبُهُ وَلَا مَا نَعْمَلُهُ
أُدُمًا فَوَاللّٰهِ لَا لَبَنِي وَضَعْتُ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ
عَلَى الْأَغْنَامِ فَحَلَبْتُ مَا كَفَانَا لِأَرْبَعِينَ
بَيْتًا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكُنْتُ إِذَا أَرْضَعْتُهُ
فِي الْمَنْزِلِ أَسْتَغْنِي بِهِ عَنِ الْمِصْبَاحِ وَلَقَدْ
قَالَتْ لِي أُمُّ خَوْلَةَ السَّعْدِيَّةُ أَتُوقِدِينَ
النَّارَ فِي مَنْزِلِكِ طُولَ اللَّيْلِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ
لَا أُوقِدُ نَارًا وَلٰكِنَّهُ نُورُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ وَكَانَ لِي مِنَ الْأَغْنَامِ سَبْعَةٌ
بَقِيَتْ بِبَرَكَتِهِ مِائَةً وَلَقَدْ حَصَلَ لِي
مِنَ الْخَيْرِ حَتَّى كَانَ الصَّعَالِيكُ يَعِيشُونَ
فِي كَنَفِي وَحَمَلَتْ أَغْنَامِي الْجَمِيعُ فَقَالَتْ
نِسَاءُ بَنِي سَعْدٍ مَا شَأْنُ حَلِيمَةَ فَقَدْ كَثُرَ
خَيْرُهَا وَكَثُرَتْ أَغْنَامُهَا وَنَحْنُ لَمْ
تَحْمِلْ لَنَا شَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَتْ حَلِيمَةُ فَكَانَ

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضورؐ کو پایا تھا اس وقت
میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی
اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں
انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ
نہ تھا جسے ہم پی سکیں۔ یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں لیکن خدا کی قسم میں نے
جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے تھنوں کو چھوا
دیا اس رات سے ان میں اتنا دودھ ہونے لگی کہ چالیس گھروں کے لئے
کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت
بھی نہ ہوتی تھی چنانچہ ام خولہ سعدیہ نے کہا بھئی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ
روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی۔ لیکن یہ نور سید
عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے
پاس صرف سات بکریاں تھیں جو آپ کی برکت سے بڑھ کر ستّر تک ہوگئیں اور
مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی
گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوگئیں تو میرے قبیلہ
کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے ان کے یہاں
خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری
ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ قبیلہ کے لوگ
اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمایئے وہ فرماتی ہیں میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ہائے مبارک کو پانی کے ایک

الْقَوْمُ اَغْنَامَهُمْ عِنْدِيْ وَ قَالُوْا عُوْدِيْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِ مُحَمَّدٍ رَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ اُسْلِتْ رِجْلَيْهِ فِي الْحَوْضِ وَ سَقَيْتُ فَجَلَتِ الْغَنَمُ جَمِيْعًا وَكَثُرَ الْخَيْرُ عَلَى جِيْرَانِ بِبَرَكَةِ مُحَمَّدٍ رَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَكَانَ اِذَا انْتَبَهَ فِي اللَّيْلِ الطَّلَبِ الرِّضَاعِ يَنْزِلُ الْقَمَرُ وَ شَاغَلَهُ، وَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَتْ وَكُنْتُ مَعَهُ فِي سُرُوْرٍ عَظِيْمٍ مَا غَسَلْتُ بَوْلًا قَطُّ اِلَّا طَهَارَةً وَّ نَظَافَةً وَّ لَقَدْ اَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِهِ الْحَوَائِجَ فَتُقْضٰى قَالَتْ حَلِيْمَةُ ثُمَّ اِنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْاَيَّامِ وَلِدَيْ ضَمْرَةَ لِرَعْيِ الْاَغْنَامِ قَالَتْ اَنَا كَذٰلِكَ وَاِذَا بِوَلَدِيْ ضَمْرَةَ يَقُوْلُ يَا اُمَّاهُ اِنَّ اَخِيْ مُحَمَّدًا اِنِ الْحِجَازِيَّ اِذَا وَقَفَ بِقَدَمَيْهِ فِي الْوَادِي الْيَابِسِ اخْضَرَّ بِوَقْتِهِ وَسَاعَتِهِ وَاِذَا نَامَ فِي الشَّمْسِ تَاتِيْهِ غَمَامَةٌ فَتُظِلُّهُ، وَيَاْتِيْهِ الْوُحُوْشُ فَيُقَبِّلُ اَقْدَامَهُ وَاِذَا مَشٰى عَلَى الرَّمْلِ لَا اَثَرَ لَهُ، يُبَيِّنُ وَاِذَا مَشٰى عَلَى الصَّخْرِ يَغُوْصُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ كَالْعَجِيْنِ قَالَتْ حَلِيْمَةُ يَا وَلَدِيْ تُؤْمِنُ بِاَخِيْكَ خَيْرًا وَلَا تُعْلِمْ اَحَدًا بِمَا ذَكَرْتَهُ، قَالَتْ حَلِيْمَةُ ثُمَّ اِنَّهُمَا خَرَجَا عَلٰى

حوض میں دھویا اور وہ پانی ان بکریوں کو پلادیا چنانچہ وہ سب کی سب بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی حضور ؐ کے طفیل خیر و برکت بڑھ گئی وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور ؐ جب دودھ کی خواہش میں رات میں بیدار ہوتے تو چاند آہستہ کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ"، اور نبی کریم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم"

وہ فرماتی ہیں میں حضور اکرم کی معیت میں خوش و خرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ پوری ہوجاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب آپ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیئے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھ سے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد ؐ حجازی (صلے اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہوجاتی اور جب آپ ؐ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کردیتا اور جنگلی جانور آکر آپ ؐ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ؐ ریت پر چلتے تو آپ ؐ کا نشان قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ ؐ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بن کر) آپ کے نشان قدم کو لے لیتا۔ جس طرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے۔ اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ پھر آپ ؐ روزانہ اسی طرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے حلیمہ

عادتهما فبينما انا كذلك واذا بولدي ضمرة
يشتد صارخا ويقول يا اماه يا ابتاه ادركي
اخي محمدا الحجازي فقد اصيب فما اظنكما ا
تلحقاه الا مقتولا قالت حليمة فانتهينا فاذا
هو قائم منتقع اللون على ذروة جبل سالما
من الاهوال فضممته الى صدري وقبلت
بين عينيه وقلت له يا حبيبي ما الذي
اصابك قال خير يا اماه بينما نحن
واقفون اذا اقبل علينا ثلثة نفر كان وجوههم
القمر وفي يد احدهم ابريق من الجوهر
ملآن من الثلج المذاب بماء الكوثر وفي
يد الاخر منديل من السندس الاخضر فاحملوني
صعدوا الى هذا الجبل فاضجعوني على الارض
لطيفا وشقوا بطني شقا خفيفا ثم اخرجوا
قلبي وشقوه فلم اجد لذلك الما ثم
اخرجوا منه علقة سوداء فرموا بها وقالوا
هذه حظ الشيطان منك فما بقي للشيطان
عليك سبيل ثم غسلوا قلبي بذلك
الماء ثم اخرج احدهم منديلا فنشف
به قلبي واحشاه طيبا وقال له رفيقه املأه
كما امرت بالحلم والعلم والرضوان ثم رده

بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر
میں رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں میرے
حجازی بھائی کی مدد کو پہنچئے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں
خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ بھی ملو یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل
کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے
پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے
ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی
آنکھوں کا بوسہ لیا۔ پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت
پہنچی تھی فرمایا اے اماں! خیر ہے ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے
جن کے چہرے چاند کی طرح منور تھے اور ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ
جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے
کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور بآہستگی
زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جس کی مجھے ذرہ بھر درد و تکلیف نہ ہوئی
اور ایک لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ خط شیطان سے ہے اور اب شیطان کے لیئے آپ
سے کچھ نہیں ۔ پھر دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال
سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا۔ اور اس سے اس کے ہمراہی
نے کہا کہ حکم الہٰی کے مطابق اس میں حلم، علم اور رضائے الہٰی سے بھر دو
پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا۔ جیسا کہ پہلے تھا۔
اب میں قدرت الہٰی سے صحیح و سالم کھڑا ہوں۔ حلیمہ سعدیہ نے کہا
اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی

إلى مكانه فالتأم شقي وصدري كما كان
فقمت صحيحا سالما بقدرة الله تعالى فقالت
حليمة الحمد لله الذي حياك وعافاك
ثم أخذت محمدا وقبلته وضممته إلى صدري
وجئت به إلى جده عبد المطلب وسلمته
إليه وخرجت من ضمانه وكفالته صلى الله
عليه وسلم والحمد لله رب العالمين وقد بسط
الكلام في ترغيب مولد النبي صلى الله عليه وسلم
فلا زال أهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن
والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب
يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله عليه وسلم
ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الأول ويغتسلون
ويلبسون بالثياب الفاخرة ويتزينون بأنواع
الزينة ويتطيبون ويكتحلون ويأتون
بالسرور في هذه الأيام ويبذلون على الناس
بما كان عندهم من المضروب والأجناس و
يهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد
النبي صلى الله عليه وسلم وينالون بذلك
أجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما جرب عن ذلك
أنه وجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة
مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد

پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آ گئی اور ان کے سپرد کیا۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العالمین۔

عرب و عجم میں محافل میلاد کی شہرت

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔

محفل میلاد مبارک کے مجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کی جاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت، سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں۔

المَالِ وَالأوْلَادِ وَالأحْفَادِ وَدَوَامِ الأمْنِ وَالأمَانِ
فِي البِلَادِ وَالأمْصَارِ وَالسُّكُونِ وَالقَرَارِ فِي البُيُوتِ
وَالدِّيَارِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ حُكِيَ أَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَكَانَ يَصْنَعُ
فِي كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفِي
جِيْرَانِهِ يَهُودِيَّةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ
مُتَعَجِّبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا المُسْلِمِ يُبَذِّلُ
مَالًا جَزِيلًا وَيُنْفِقُ أَمْوَالًا كَثِيرَةً وَيَتَصَدَّقُ
عَلَى الفُقَرَاءِ وَالمَسَاكِيْنِ وَيُطْعِمُ بِأَنْوَاعِ
الطَّعَامِ فِي مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهُ فَقَالَ لَهَا
زَوْجُهَا لَعَلَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ نَبِيًّا وُلِدَ فِي هٰذَا
الشَّهْرِ فَيَصْنَعُ مَوْلُودًا لَهُ وَيَكُونُ بِذٰلِكَ
عِنْدَهُ فَرْحَةٌ وَسُرُورٌ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَتِ اليَهُودِيَّةُ فِي ذٰلِكَ وَأَتَى
عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَنَامَتِ اليَهُودِيَّةُ فَإِذَا بِرَجُلٍ
كَثِيْرِ الأنْوَارِ وَحَوْلَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَرَأَتْ وَتَعَجَّبَتْ وَسَأَلَتْ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ
هٰذَا الَّذِي أَرَاهُ أَعَزَّ وَأَكْرَمَ فِيْكُمْ فَقَالُوا
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
هَلْ إِذَا كَلَّمْتُهُ يُكَلِّمُنِي هُوَ قَالُوا نَعَمْ فَقَصَدَتْ
إِلَيْهِ وَتَقَدَّمَتْ وَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ

نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی وشہروں میں امن وامان اور سلامتی اور گھروں میں سکون وقرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب رہتی تھی۔ اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہوگیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال وزر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کرکے کھلاتا ہے تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالبًا یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبیؐ اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبیؐ اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سوگئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے۔ اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت وبزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اس نے کہا کیا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو صحابیؓ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آکر سلام عرض کرکے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهَا لَبَّيْكِ يَا اَمَةَ اللّٰهِ فَبَكَتِ
الْيَهُوْدِيَّةُ وَقَالَتْ كَيْفَ تُجِيْبُنِيْ وَكَيْفَ
تَقُوْلُ لِيْ لَبَّيْكِ وَاَنَا عَلٰى غَيْرِ دِيْنِكَ فَقَالَ
لَهَا مَا اَجَبْتُ اِلَّا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ هَدَاكِ
ثُمَّ قَالَتْ مُدَّ يَدَيْكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَانْتَبَهَتْ
مِنَ النَّوْمِ وَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ فَرِحَةٌ مَّسْرُوْرَةٌ
مِنْ هٰذَا الْمَنَامِ الَّتِيْ حَيْثُ رَاَتْ فِيْهَا سَيِّدَ
الْاَنَامِ فَعَاهَدَتِ اللّٰهَ فِيْ رُؤْيَاهَا اِنْ اَصْبَحَتْ
فَاَتَصَدَّقُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجَمِيْعِ مَا اَمْلِكُهُ مِنْ مَالِيْ وَاَصْنَعُ مَوْلِدًا لَّهٗ
فَلَمَّا اَصْبَحَتْ وَاَرَادَتْ اَنْ تُؤَدِّيَ بِمَا عَاهَدَتْ
فَرَاَتْ زَوْجَهَا كَذٰلِكَ فَرِحًا مُّسْتَبْشِرًا وَعَازِمًا عَلٰى
بَذْلِ مَالِهٖ فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا مَالِيْ اَرَاكَ فِيْ
هِمَّةٍ صَالِحَةٍ اَلَا لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هٰذَا
لِاَجْلِ الَّذِيْ اَسْلَمْتِ عَلٰى يَدَيْهِ الْبَارِحَةَ فَقَالَتْ
اَحَكَ اللّٰهُ مَنْ اَطْلَعَكَ عَلٰى هٰذَا السِّرِّ الْمَكْنُوْنِ
فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ بَعْدَكِ عَلٰى يَدَيْهِ وَقَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَمَعَنِيْ وَاِيَّاكِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ
وَاَنْقَذَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ
وَجَعَلَنِيْ وَاِيَّاكِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضورؐ نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالٰے تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمایئے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے۔ اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لئے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لئے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو، اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے سرفراز فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گردانا۔

۱ دُعاہائے خاتمہ

اَللّٰھُمَّ! اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَآءَۃَ مَوْلِدِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ فَاَفِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّکْرِیْمِ وَاَسْکِنَّا بِحُرْمَتِہٖ فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاَسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ وَالْاَھْوَالِ الْعَظِیْمِ وَمَتِّعْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ بِالنَّظَرِ اِلٰی لِقَآءِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَاَمِیْنِکَ الْمُقْتَدٰی وَبِاٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْخُلُقِ وَالْحَیَا وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْوَفَا کُنِ اللّٰھُمَّ لَنَا مُعِیْنًا وَّحَامِیًا وَّمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّۃِ نَعِیْمًا وَّخُلُوْدًا وَّغُرَفًا وَّارْزُقْنَا بِبَرَکَتِہٖ قَبُوْلًا وَّعِزًّا وَّشَرَفًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ الْحَبِیْبِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَبْرَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَثْقَالَ وَالْاَوْزَارَ وَاحْرُسْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْمَھَالِکِ وَالْاَخْطَارِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا نَدِمْنَا عَنْ سَیِّئِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَالْاِجْھَارِ وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ یَا عَفُوُّ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ وَاغْفِرْ

دُعا ہائے خاتمہ

اے بار الٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز فرما، اور اپنے حبیب کے طفیل ہمیں جناتِ نعیم میں ہمارا مسکن بنا، اور ہمیں اس دن جب کہ بہت بڑی پیاس ہو گی۔ اور شدید خوف لاحق ہو گا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے وجہ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے نبی مصطفٰے اور رسول مجتبٰی اور امین مقتدٰی اور ان کی آل پاک اہل بیت اطہار، اہل صدق و صفا، صاحب فضل وجود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا مددگار و حامی اور حاجت روا ہے اور ہمیں باغِ جنت نصیب فرما کر وہاں کے حور و قصور مرحمت فرما اور حضور کی برکت سے قبول و عزت اور شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکو کار اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور معاصی و خطاؤں کے بوجھ کو بخشدے اور ہمیں ہر خوف و خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔ اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ وہ ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما۔ اے معاف کرنیوالے، اے کرم فرمانے والے، اے بخشنے والے معاف فرما۔

اَللّٰهُمَّ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِمُعَلِّمِيْنَا وَلِمَنْ كَانَ سَبَبًا لِهٰذَا الْجَمْعِ الْعَظِيْمِ وَلِعِبَادِكَ الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ وَالْجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَقَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مَنْ يَّقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے والدین ومشائخ واساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماعِ عظیم الشان میں شریک وسبب ہوا اور اپنے ہر حاضر وغائب بندے اور تمام مومن مرد وعورت اور تمام مسلمان مرد وعورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے۔ بے شک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم) اس کے والدین واساتذہ اور مشائخ پہ کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

امام اعظم بحضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

قصیدۂ نعمانیہ مع ترجمہ واشعار

از تبرکات

سراج الاُمّت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذیل کا قصیدہ حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمودات کا مجموعہ ہے جس سے آپکے علم وفضل بارگاہ رسالت سے عقیدت وابستگی، محبّت ونیازمندی اور آپ کے عقیدہ کے مطابق سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مالک ومختار۔ نورِ مجسّم، حاضر و ناظر، حاجت روا ومشکلکشا، باعث ارض وسما سیدِ انبیاء وشافع روزِ جزا اور تمام مخلوقات کے آقا ومولیٰ اور ملجا وماویٰ ہونے پر واضح طور پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ نورانی و پیارا قصیدۂ مبارکہ صحیح العقیدہ اہل محبّت احناف کیلئے جام کیف وسرور اور ان معتقدات کو شرک سے تعبیر کرنے اور سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو ہدف تنقید بنانیوالے خشک "حنفیوں" کیلئے درس عبرت ہے۔ پڑھیئے اور ایمان تازہ فرمایئے

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا	أَرْجُوْ رِضَاكَ وَأَحْتَمِیْ بِحِمَاكَ
یا رسول اللہ! بندہ حاضر دربار ہے	آپ کی خوشنودی وحفظ وامان درکار ہے
وَاللّٰهِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ إِنَّ لِیْ	قَلْبًا مَّشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاكَ
ہے مرے پہلو میں یا خیر الخلائق ایسا دل	جو ہے شیدا آپ کا اور غیر سے بیزار ہے

وعلیک ظللت الغمامة فی الوری	والجذع حن الی کریم لقاک
مخلوق میں وہ آپ ہیں کہ ابر بھی سایہ کرے	آپ کی قربت کی خاطر حنانہ بھی رونے لگا
وکذاک لا اثر لمشیک فی الثری	والصخر قد غاصت بہ قدماک
یونہی چلنے سے نہ پڑتا خاک پر کوئی نشان	پتھر کے سینے میں اُتر جاتا تھا اکثر نقشِ پا
وشفیت ذا العاھات من امراضہ	وملأت کل الارض من جدواک
سب مریضوں کو بیماری سے شفا دی آپ نے	اپنے جود ولطف سے روئے زمیں کو بھر دیا
ورددت عین قتادة بعد العمی	وابن الحصین شفیتہ بشفاک
آپ نے نابینا قتادہ کو بینائی پھیر دی	ابن حصین کو اپنے فضل وکرم سے بخشی شفا
وکذا خبیبا وابن عفر بعد ما	جرحا شفیتھما بلمس یداک
ابن عفرا وخبیب جبکہ تھے زخمی بہت	دونوں ہاتھوں سے کیا مس اور اچھا کر دیا
وعلی من رمد بہ داویتہ	فی خیبر فشفی بطیب لماکا
آپ کی خوشبوئے لب سے حضرت علی اچھے ہوئے	یوم خیبر عارضۂ چشم میں تھے مبتلا
وسألت ربک فی ابن جابر الذی	قد مات ابناہ وقد ارضاک
حق نے زندہ کر دیا جابر کے مُردہ پسر کو	آپ کی سُن کر دعا آپ کو راضی کیا
شاة مسست لام معبد التی	نشفت فدرت من شفا رقیاک
دودھ اس کا خشک تھا پر دودھاری ہو گئی	اُمِ معبد کی بکری کو جب آپ نے مس کر دیا
ودعوت عام القحط ربک معلنا	فانھل قطر السحب حین دعاک
قحط سالی میں دعا کی آپ نے اللہ سے	مینہ برسنے لگ گیا فی الفور ہی وقت دعا

وَبِكَ الْمَسِيحُ اَتَى بَشِيرًا مُخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا بِعُلَاكَ

بن کے مداح علی اور مخبر حسن صفات
آئے عیسیٰ آپ کا مژدہ سنانے بے ریا

وَكَذَا بِكَ مُوسٰى لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا
بِكَ فِي الْقِيَامَةِ يَحْتَمِي بِحِمَاكَ

آپ کے متوسل اس دنیا میں بھی موسیٰ رہے
روز محشر بھی رکھیں گے آپ پر ہی آسرا

وَالْاَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرٰى
وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

سب رسل۔ کل انبیا۔ سارے فرشتے اور خلق
آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یا خیر الوریٰ

لَكَ مُعْجِزَاتٌ اَعْجَزَتْ كُلَّ الْوَرٰى
وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَيْسَ تُحَاكَ

لوہا مانا خلق نے ہے معجزوں کا آپ کے
ہو نہیں سکتا فضائل کے بیاں کا حق ادا

نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسُمِّهٖ لَكَ مُعْلِنًا
وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ حِيْنَ اَتَاكَ

بکری کے شانہ نے زہر آلودگی کردی بیاں
گوہ حاضر خدمت ہوئی لبیک کہتی برملا

وَالذِّئْبُ جَاءَكَ وَالْغَزَالَةُ قَدْ اَتَتْ
بِكَ تَسْتَجِيْرُ وَتَحْتَمِي بِحِمَاكَ

بھیڑیا و ہرنی نے آپ کی چاہی حمایت
حاضر خدمت ہوئے وہ آپ سے چاہنے پناہ

وَكَذَا الْوُحُوشُ اَتَتْ اِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ
وَشَكَا الْبَعِيْرُ اِلَيْكَ حِيْنَ رَاٰكَ

آکے وحشی جانور کہنے لگے تجھ کو سلام
اونٹ نے بھی اپنا شکوہ آپ کو سب کہدیا

وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْكَ مُطِيْعَةً
وَسَعَتْ اِلَيْكَ مُجِيْبَةً لِنِدَاكَ

جب بلایا اشجار کو ہو کر مطیع حاضر ہوئے
دوڑے آئے آپ کی خدمت میں وہ سنکر ندا

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ
صُمُّ الْحَصٰى بِالْفَضْلِ فِيْ يُمْنَاكَ

آپ کی ہتھیلیوں سے پانی جاری ہو گیا
پہلے داہنے ہاتھ میں پتھر نے بھی کلمہ پڑھا

وَبِحَقِّ جَاهِكَ اِنَّنِیْ بِكَ مُغْرَمٌ — وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ اَهْوَاكَ

آپ کی عظمت کی میں کھا کر قسم کہتا ہوں سچ — یہ دلِ عاشق اگر اب عشق سے سرشار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ — كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكَ

گر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ ہوتی کوئی شے — آپ کے ہونے سے ہی یہ گلشن و گلزار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی — وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ ہی کے نور سے روشن ہیں یہ شمس و قمر — آپ ہی سے سارا عالم مطلع انوار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَی السَّمَاءِ — بِكَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسُرَاكَ

آپ کی معراج سے رتبہ ملا افلاک کو — فخر کرتا آپ پر ہر ثابت و سیار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاكَ رَبُّكَ مَرْحَبًا — وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقُرْبِهٖ وَحَبَاكَ

مرحبا کہہ کر پکارا آپ کو اللہ نے — اور بلا کر قرب کی خاطر جو دینا تھا دیا

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَةً — لَبَّاكَ رَبُّكَ لَمْ تَكُنْ لِسِوَاكَ

جب شفاعت کی ہماری التجا کی آپ نے — حق نے فرمایا تمہارا ہی یہ حق ہے مصطفےٰ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ — مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

آپ کے دادا صفی اللہ ہوئے جب کامیاب — اپنی لغزش پر وسیلہ جبکہ چاہا آپ کا

وَبِكَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ — بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آگ ابراہیم پر فوراً ہوئی سرد و فرد — واسطہ دے کر انہوں نے آپ کا جب کی دعا

وَدَعَاكَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّهٗ — فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاكَ

وقت سختی جب پکارا آپ کو ایوب نے — دور سختی ہو گئی ان کی وہیں یا مجتبےٰ

وَدَعَوْتَ كُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْا إِلٰى ۔۔۔ دَعْوَاكَ طَوْعًا سَامِعِيْنَ نِدَاكَ

آپ نے اسلام کی دعوت دی جملہ خلق کو ۔۔۔ آ گئے طوعاً آپ کی جانب سبھی سُن کر ندا

وَخَفَضْتَ دِيْنَ الْكُفْرِ يَا عَلَمَ الْهُدٰى ۔۔۔ وَرَفَعْتَ دِيْنَكَ فَاسْتَقَامَ هُدَاكَ

کر دیا پست آپ نے کفر اے ہدایت کے علم ۔۔۔ سر بلندی دین کو دی۔ جم گیا نقشِ ھدیٰ

أَعْدَاكَ عَادُوْا فِي الْقَلِيْبِ بِجَهْلِهِمْ ۔۔۔ صَرْعٰى وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰى بِجَفَاكَ

اندھے کنوئیں میں گرے دشمن جہالت سے تمام ۔۔۔ ہو گئے محروم رحمت آپ پر کر کے جفا

فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَدْ أَتَتْكَ مَلَائِكٌ ۔۔۔ مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتَلَتْ أَعْدَاكَ

بدر کے دن آئے اللہ کے فرشتے فوج فوج ۔۔۔ آپ کے اعداء سے لڑ کر کر دیا ان کو فنا

وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ فَتْحِكَ مَكَّةَ ۔۔۔ وَالنَّصْرُ فِي الْأَحْزَابِ قَدْ وَافَاكَ

یوم فتح مکہ بھی حضرت ہوئے فیروز مند ۔۔۔ اور ہوئی احزاب میں بھی نصرتِ حق رہنما

هُوْدٌ وَيُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا ۔۔۔ وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

ہود و یونس حسن حضرت سے ہوئے صاحب جمال ۔۔۔ نور سے تھی آپ ہی کے حُسنِ یوسف کی ضیاء

فَقَدْ فُقْتَ يَا طٰهٰ جَمِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ ۔۔۔ طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرَاكَ

آپ سارے انبیاء پر فائق اے طٰہٰ ہوئے ۔۔۔ آپ کو شب میں خدا عرش بریں پر لے گیا

وَاللّٰهِ يَا يٰسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ ۔۔۔ فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ أَنْبَاكَ

آپ کا یٰسین مخلوقات میں ثانی نہیں ۔۔۔ اس کا شاہد ہے وہ رب جس نے نبوت کی عطا

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعَرَاءُ يَا مُدَّثِّرُ ۔۔۔ عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

ہمارے مدثر کے ہیں اتنے صفات عالیہ ۔۔۔ جن کی ہے تعریف سے قاصر ہر اک شاعر رہا

اِنجیلُ عیسیٰ قد اتی بِکَ مُخبِرًا — ولنا الکتابُ اتی بمدحِ حُلاکَ

آئی تھی انجیل عیسیٰ آپ کی دینے خبر — اور ہے قرآن میں مدح حضرت کی سوا

ماذا یقولُ المادِحُونَ وما عسیٰ — ان یجمعَ الکُتّابُ مِن معناکَ

مدح میں کیا آپ کی کوئی کہے گا مدح گو — لکھنے والے کیا لکھیں آپ کے وصف وثنا

واللہِ لو انّ البحارَ مِدادُھُم — والشّعبُ اقلامٌ جُعِلن لِذاکَ

روشنائی ان کی ہو جائیں اگر دریا تمام — اور اشجار جہاں سے لیں قلم سنکھوں بنا

لم یقدِرِ الثقلانِ یجمعُ نذرہٗ — ابدًا وما استطاعوا لہٗ ادراکَ

جب بھی جن وانس ملکر جو لکھیں گے ہوگا ہیچ — کیا لکھیں یارا نہیں جب شان کے دراک کا

بِکَ لی قُلَیبٌ مُغرَمٌ یا سیّدی — وحشاشۃٌ محشُوّۃٌ بِھَواکَ

دل میرا ہے آپ ہی کا شیفتہ یا سیدی — جان جو باقی ہے اس میں آپ ہی کی ہے ہوا

فاِذا سکتُّ ففیکَ صمتی کُلُّہٗ — واِذا نطقتُ فمادِحًا علیاکَ

چپ جو ہوتا ہوں تو ہوتا ہوں تصور میں ترے — بولتا جب ہوں تو مدحت میں تیری ہوں بولتا

واِذا سمعتُ فعنکَ قولاً طیّبًا — واِذا نظرتُ فما اریٰ الّا کَ

سنتا ہوں جب تو ہوں سنتا آپ کے اقوال کو — دیکھتا ہوں جب تو میں ہوں آپ ہی کو دیکھتا

یا مالِکی کُن شافِعی فی فاقتی — اِنّی فقیرٌ فی الوریٰ لِغناکَ

میرے مالک فقر میں ہیں آپ ہی شافع میرے — سب سے بڑھ کر آپ کا ہوں میں ہی محتاج غنا

یا اکرمَ الثّقلینِ یا کنزَ الوریٰ — جُد لی بجودِکَ وارضِنی برضاکَ

اکرم الثقلین اور کنز الوریٰ بھی آپ ہیں — کیجئے راضی رضا سے جود سے بھی کچھ عطا

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ	لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ
میں حریصِ بخشش حضرت کیوں نہ ہوں جب نہیں	بوحنیفہ کا کوئی یاور محمد کے سوا
فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِیْہِ عِنْدَ حِسَابِہٖ	فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکًا بِعُرَاکَ
ہے امید اس کو کہ ہونگے آپ شافع روزِ حشر	اس لئے کہ اُس نے اک دامن ہے پکڑا آپ کا
فَلَاَنْتَ اَکْرَمُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ	وَمَنِ الْتَجٰی بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ
سب سے بڑھ کر آپ مقبول شفاعت میں شفیع	جس نے تھاما آپ کا دامن ملی اس کو رضا
فَاجْعَلْ قِرَاکَ شَفَاعَۃً لِّیْ فِیْ غَدٍ	فَعَسٰی اَرٰی فِی الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاکَ
میری مہمانی شفاعت آپ کی ہو کل کے دن	ہوں میں حضرت روزِ محشر آپ کے تحت لوا
صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْھُدٰی	مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاکَ
اے ہدایت کے نشان اللہ کی رحمت آپ پر	ہو جہاں تک کوئی مشتاق آپ کے دیدار کا

وَعَلٰی صَحَابَتِکَ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ

آپ کے صحب کرام اور تابعین پر بھی درود

وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ مَنْ وَّالَاکَ

اور اُس پر بھی جو رکھے دوست حضرت کو سوا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ ارشادِ نبوی

دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی خالص تبلیغی اور غیر سیاسی تحریک ہے اس کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح اور غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام ہے اسمیں شامل ہونے والا ہر اسلامی بھائی کوشش کرے کہ وہ اپنی زندگی کو نہ صرف قرآن و سنت کے مطابق ڈھالے بلکہ اسکی تبلیغ کے لیے بھرپور کوشش بھی کرے۔ ارشادِ نبوی ہے جس نے میری ایک سنت کو زندہ کیا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

دعوتِ اسلامی کا مرکزی اجتماع، ہر پیر وار کو بعد مغرب تا عشا نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں ہوتا ہے

آپکو دعوت دیجاتی ہے کہ اس مرکزی اجتماع میں لازمی شرکت فرمائیں۔ احیائے سنت کیلئے لاہور سے باہر کیلئے بھی وفود کی روانگی ہوتی ہے

منجانب: دعوتِ اسلامی لاہور